بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR - QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

جلد ۸ — نمبر ۲

مورخہ ۲۴ شوال ۱۳۲۶ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹ نومبر ۱۹۰۸ء مطابق ۵ مگھر سمت ۱۹۶۵ بروز جمعرات

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اوّل - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اوس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا - دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور اور ظلم وخیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اون کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے - سوم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اوس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا - چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اوس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اوس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا - ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا - اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا - ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا - اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا - ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا - نہم - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہونچائیگا - دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض بہ اقرار طاعت در معروف باندھکر اوس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا - اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اوس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
آنچہ ما را وحی و ایماے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکران مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکران مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ عہ

بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ کیا جاویگا۔

خط وکتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے - ورنہ جواب سے معذور فرماویں۔

رسید زر الگ نہ دی جائیگی اخبار میں چھاپی جاویگی اگر دو ہفتہ تک نہ چھپے - تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

تمام ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو - منیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا - اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ - ۲ بار - آج میں احمدؐ کے ہاتھ پر اون تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لایغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین - اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں - حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑہاتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتھ پر تمام ان شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن وسنت واحادیث صحیحہ کے پڑھنے اور سننے اور اوسپر عمل کرنیکی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان ومال سے بقدر وسعت وطاقت کمربستہ رہونگا - اور انتظام زکوۃ بہت احتیاط سے کرونگا اور باہمی اخوت

(بدر پریس قادیان میں میان معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر وپبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق منیجر بدر مطبع چھاپکر شائع کیا گیا)

اخبار قادیان

حضرت امیر المومنین و اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیر و عافیت ہیں۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب اپنے اہل بیت کے معالجہ کے واسطے لاہور تشریف لیگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا دے اور بخیر و عافیت واپس لائے۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب واپس دار الامان میں پہونچ گئے ہیں۔

تخفیف کرایہ منظور

جلسہ سالانہ کیواسطے کرایہ ریل میں تخفیف منظور ہوگئی ہے ایک طرف کا کرایہ ادا کرنے سے آمد و رفت کا ٹکٹ مل جائیگا۔ سارٹیفکیٹ کے فارم چھاپنے کا انتظام ہو رہا ہے۔

ایک نیک ارادہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

مُحب صادق جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اس سال میں ایک ایسی اسامی پر تبدیل کیا گیا ہوں جس جگہ ماہ دسمبر کی تعطیلات میں ہی اس قدر کام کرنا پڑتا ہے۔ کہ دن رات میں بمشکل چند گھنٹے نیند کو پورا کرنے کے لئے ملتے ہیں اس لئے اس سال میری حاضری جلسہ پر ظاہرا مشکل بلکہ ناممکن نظر آتی ہے۔ میں دعا میں لگا ہوا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے شمولیت جلسہ کے لئے کوئی راہ نکال دے۔ آپ بھی دُعا فرماویں اور حضرت خلیفۃ المومنین کی خدمت بابرکت میں دُعا کے لئے عرض کریں کیونکہ حضرت اقدس کے وصال مبارک کے بعد یہ پہلا جلسہ ہے جس میں حاضر ہونا ضروری تھا۔ اور جب سے میں نے بیعت کی ہے یہ پہلا سال ہے کہ شمولیت جلسہ سے مجھ کو غیر حاضری نظر آتی ہے۔ جس کا مجھ کو رنج تمام عمر رہے گا اب میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اگر خدا نخواستہ میں شمولیت جلسہ سے بے نصیب رہ جاؤں۔ تو میری غیر حاضری بھی میرے احمدی احباب کے لئے قابل تقلید ہو جاوے۔ سو میں آپ کے اخبار کے ذریعہ اس عرض کو مشتہر کرتا ہوں کہ میرے دار الامان حاضر ہونے پر جو خرچ ہوا کرتا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے۔ کرایہ آمد و رفت از سیالکوٹ تا قادیان دار الامان ۵؎۔ خرچ متفرق دار الامان ۳؎ اور نذرانہ حضرت اقدس ایک روپیہ۔ کل لعہ روپیہ ہوتے ہیں۔ میں یہ مبلغ لعہ روپیہ کی رقم .. سید حامد شاہ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ ضلع سیالکوٹ کی معرفت بخدمت جناب محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجدونگا۔ جس فنڈ میں مناسب ہو شامل کر لیے جاویں۔ ممکن ہے۔ کہ میری اس تحریر سے بعض وہ احباب جو میری طرح کسی باعث سے حاضری اور شمولیت جلسہ سے بے نصیب رہ جاویں۔ وہ اسی طرح وہ رقم جو کہ اون کی جلسہ میں شامل ہونے کے باعث خرچ ہوتی ہو۔ دار الامان بھیجکر مستحق ثواب ہو جاویں۔ اور اس نیک تحریک سے اللہ تعالیٰ میرے لئے کوئی راہ شمولیت جلسہ کی کھولدیوے۔ آمین۔

دوسری عرض میری اون احباب کی خدمت میں جو کہ میرے ساتھ دلی تعلق رکھتے ہیں اور جو ضلع سیالکوٹ کے بیرونجات کے احباب ہیں اور جو میری تحریک پر ہر سال فی کس ایک روپیہ نذرانہ حضرت اقدس کی خدمت بابرکت میں پیش کیا کرتے ہیں یہ ہے کہ وہ احباب میری غیر حاضری کی مجبوری سے مطلع ہو جاویں اور بدستور سابق ایک ایک روپیہ نذرانہ حضرت خلیفۃ المومنین کی خدمت بابرکت میں پیش کریں تاکہ اون کے نیک نمونہ سے دیگر احباب میں تحریک پیدا ہو اور وہ دوست ثواب کے مستحق ٹھیریں۔ والسلام

آپ کا نیازمند اور حضرۃ خلیفۃ المومنین کا خادم

عاجز بندہ مولا بخش بھٹی احمدی سیالکوٹی ۱۵؍ نومبر ۱۹۰۸ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علے رسولہ الکریم

مشتاقِ دیدارِ توام

اے مہدیِ آخر زمان مشتاقِ دیدارِ توام
اے رہبرِ ما گمرہان مشتاقِ دیدارِ توام

بودی مسیحِ جانِ ما درد و غمِ ما را دوا
اے مرہمِ خستہ دلان مشتاقِ دیدارِ توام

اے مظہرِ حق شانِ تو پاک و مطہر جانِ تو
صلوٰۃ بر تو ہر زمان مشتاقِ دیدارِ توام

اے حجت و برہانِ حق اے لطفِ بے پایانِ حق
اے رحمتِ ربِّ جہان مشتاقِ دیدارِ توام

اے مسلمانہ اقبال گر اسلام را پشت و پنہ
ہم خیرِ حق را منعمِ جان ہم مشتاقِ دیدارِ توام

آن صورتِ یزدان نما صد حیف از ما شد جدا
جان از غمش آمد بجان مشتاقِ دیدارِ توام

از فرقتِ تو نیم جان ہستند جملہ بندگان
گشتی ز چشمِ ما نہان مشتاقِ دیدارِ توام

آن روئے تو بدر الدجیٰ بینم کجا یابم کجا
ہستم بسے حیران دوان مشتاقِ دیدارِ توام

آن صحبت و دیدارِ تو بہبائے گوہر بارِ تو
خواہم بدل کوشم بجان مشتاقِ دیدارِ توام

آن روزہا یاد آورم بر ما چو مے کردی کرم
بودی پناہِ بیکسان مشتاقِ دیدارِ توام

گردت ہمہ پروانہ سان بودیم ما اے شمعِ جان
بود از تو جانِ نو بجان مشتاقِ دیدارِ توام

از ما چہ دیدستی خطا گشتی ز چشمِ ما جدا
نائی بچشم اے نورِ جان مشتاقِ دیدارِ توام

جان در فراقت ناتوان سوزان جگر ہم دل تپان
چشم ہمہ شد خون چکان مشتاقِ دیدارِ توام

آن بزمِ خوش با موہبت آن مجلسِ پُر شوکت
یادش کند مغموم جان مشتاقِ دیدارِ توام

آن خندہ ات چون گلستان وقتِ سخن اندر بیان
بوئے نمک بر ریشِ جان مشتاقِ دیدارِ توام

آن جلسہ وعظ و بیان بر کرسی و بر منبران
یادم شود پیچم بجان مشتاقِ دیدارِ توام

آن سیرِ تو با بندگان و ز ہر درے بحث و بیان
خوش خوش بطرزِ خوش روان مشتاقِ دیدارِ توام

ہر صبح دم پروانہ سان بر در ہجومِ عاشقان
کاید برون آن نورِ جان مشتاقِ دیدارِ توام

وقتِ تو بود آن وقتِ خوش از غم نہ کس بودے تپیں
عشاق ہستے شادمان مشتاقِ دیدارِ توام

اکنون حضورت شد رہا شاہا کجا جوئیم ترا
دل میکند آہ و فغان مشتاقِ دیدارِ توام

دلہا الم اندوختہ ہجرِ تو جانہا سوختہ
چشمانِ ما زاری کنان مشتاقِ دیدارِ توام

شاہا بہ بین رنجوریم کن دور این مہجوریم
اندر حضورِ خود نشان مشتاقِ دیدارِ توام

کن یک نظر سویم روا ہستم اُویس بینوا
اے مہربان اے مہربان مشتاقِ دیدارِ توام

صوفی تصور حسین مہاجر قادیان

قاضی اکمل

صاحب کے احباب کو اطلاع ہو۔ کہ قاضی صاحب موصوف وطن گئے ہوئے ہیں اون کے تمام خطوط براہ راست گولیکی جانے چاہئیں اور نہایت رنج کے ساتھ اس خبر کو ظاہر کیا جاتا ہے کہ قاضی صاحب کا بیٹا خورشید عاقل فوت ہوگیا ہے اور وہ خود دانت کے درد کے سبب چند روز بہت تکلیف میں رہے اللہ تعالیٰ انکو شفا دے اور نعم البدل عطا کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

لنگر خانہ

احباب احمدی سے یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ لنگر خانہ کے انتظام میں حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کو کیسی تکلیف ہوتی تھی۔ اور آنجناب کس طور سے اس معاملہ کو ہر وقت قوم کے سامنے پیش کرتے رہتے تھے اسی سنت پر عمل کر کے یہ خاکسار پھر آپ صاحبان کی خدمت میں یاددہانی کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ فذکر فان الذکریٰ تنفع المومنین۔ سو واضح ہو کہ لنگر خانہ کا خرچ بعد وصال حضرت اقدس کچھ کم نہیں ہوا۔ کیونکہ اس سے اہل بیت حضرۃ مسیح موعود کی خدمت کی جاتی ہے اور اسی سے سب احباب احمدی جو باہر سے درس قرآن شریف سننے یا زیارت کرنے یا دعا کرانے یا دوا کے واسطے آتے ہیں ان کی ساری ضروریات پوری کی جاتی ہیں۔ لنگر خانہ کا خرچ معمولی ایک ہزار ماہوار کے قریب ہے، اور حضرت خلیفۃ المسیح موعود اس کی نگرانی کرتے رہتے ہیں اور جناب چودھری رستم علی صاحب جیسے مخلص اور متقی الشان اس صیغہ کے افسر ہیں اور بہت محنت اور کوشش سے کام کرتے ہیں۔ لنگر خانہ کا چندہ حضرت اقدس نے ہر ایک مرید کے لئے ضروری کیا ہے بلکہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ یہ لکھا ہے۔ کہ جو شخص لنگر خانہ کا چندہ نہیں دیتا وہ کس طرح احمدی رہ سکتا ہے کیونکہ اگر یہ سلسلہ زائرین کا جاری نہ رہے۔ تو لوگ قرآن شریف کے حقائق اور معارف حضرت مولانا و مرشدنا جناب مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح کی زبان مبارک سے کس طرح سن سکتے ہیں اس لئے ہر ایک احمدی کو ضروری ہے کہ جیسے وہ اور چندے باقاعدہ طور سے ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح اس میں بھی باقاعدگی اور پورا اہتمام کریں اور کچھ نہ کچھ چندہ خواہ اس کی مقدار کم ہی کیوں نہ ہو مثلاً ایک پیسہ ہی ہو۔ ضرور بھیجیں اور ماہوار محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام بھیجا کریں۔ جماعت سیالکوٹ چندہ بھجوانے میں اول نمبر پر ہے۔ اور مجھے یاد ہے۔ کہ ایک مجلس میں جناب قبلہ و کعبہ حضرت اقدس مسیح موعود مہدی مسعودؑ نے ان کو انصار کے لقب سے یاد فرمایا تھا۔ جماعت سیالکوٹ ہر موقعہ پر ہر مہینہ میں سینکڑوں نہیں ہزاروں سے سلسلہ کی مدد کرتی ہے۔ مگر ان ایام میں موسم قحط اور وبا کی سختیوں نے کچھ ایسے مشکلات پیدا کر دئے ہیں کہ چندوں کی وصولی کرنے میں انکو بہت سی دقتیں واقع ہو گئی ہیں۔ خدا تعالےٰ ہمارے بیمار بھائیوں کو جلد تر صحت یاب کرے۔ اور اون کو دینی کاموں میں بڑھ بڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرماوے۔

صدقہ رد بلا۔ کا مشہور اور مسلم مقولہ اس حدیث الصدقۃ تطفی غضب الرب کا ترجمہ ہے لہذا احباب کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے اور اس گر سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دن تھوڑے ہیں۔ ان کو غنیمت جان کر موقع فرصت کو سستی اور غفلت میں نہ کھونا چاہیئے۔ فلینظر نفس ما قدمت لغد۔ والسلام

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

خلیفہ رشید الدین اسسٹنٹ سکرٹری

۷، نومبر ۰۸ء

حیدر آباد کی تباہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرم معظم جناب مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حیدر آباد کی طغیانی و تباہی کے روز اور دوسرے دن جب میں خاص طور پر تمامی عبرتناک نظاروں کا معائنہ کیا تو اسی وقت جناب کے نام ایک تفصیلی خط لکھ کر امپیریل پوسٹ آفس افضل گنج میں جب گیا تو معلوم ہوا ...... کہ وہ بھی آب برد ہو گیا۔ ریل۔ تار۔ ٹپہ بند تھے پس ناامیدی کے ساتھ وہ خط معرض التوا میں ہی رہا۔

کئی دنوں کے بعد ٹپہ وغیرہ کی آمد و رفت شروع ہو گئی۔ بعد میں سنا گیا کہ کسی احمدی نے یہاں سے مفصل رپورٹ لکھ کر قادیان روانہ فرما دی ہے۔ پس میں اخبارات کا منتظر رہا۔ کہ کوئی مفصل آرٹیکل اس تباہی کے متعلق ضرور دیکھوں گا لیکن ہر طرح سے مایوسی ہوئی۔ چونکہ یہ تباہی کوئی معمولی تباہی نہیں ہوئی بلکہ ۱۸۵۷ء کے غدر کے بعد سے ہندوستان پر ایسا انقلاب نہیں آیا۔ ایک لاکھ پچاسی ہزار (۱۸۵۰۰۰) جانوں کی بربادی ایک لاکھ مکانات کی تباہی۔ قریباً تین کروڑ کا سرکار و رعایا کے مال کا نقصان اس سے بڑھ کر اور کون سانحہ ہو سکتا ہے؟

ان تباہیوں اور غیر معمولی حوادثات سے ہماری جماعت احمدیہ کو ایک خاص تعلق ہے۔ پس کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر کوئی مفصل مضمون اس تباہی کے متعلق شائع ہوتا۔ اور پبلک کو اس طرف متوجہ کیا جاتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زلزلہ کی پیشگوئی کے مطابق جب ضلع کانگڑہ کی تباہی ہوئی۔ تو رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں اس کے متعلق خاص طور پر ایک مضمون بعنوان "زلزلہ کا دھکہ" شائع ہوا تھا۔ اب بھی اگر رسالہ مذکورہ کے ایڈیٹر اس تباہی کے متعلق مفصل آرٹیکل تحریر کرنے کا ارادہ فرما دیں تو اس طغیانی کی مفصل رپورٹ سرکاری محکمہ جات سے دریافت کر کے اور صحیح صحیح حالات لکھ کر ارسال خدمت کرتا ہوں۔ یوں تو اس تباہی کے متعلق آپ کے اخبارات میں خبریں وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہیں۔ لیکن اگر خاص طور پر اس واقعہ کو تحریر کیا جاوے تو یقین ہے۔ کہ تمام دنیا کے سعید دلوں پر اور پھر خصوصاً حیدر آباد کے مخالفین و غیر مخالفین پر نہایت مفید و موثر ثابت ہو گا۔

رود موسیٰ کی طغیانی کا ایک نقشہ جناب کے ملاحظہ کے لئے مرسل ہے۔ آپ اس سے خود اندازہ فرما لیں گے۔ کہ کیا طوفان عظیم تھا۔ غالباً یہ خبر جناب کے اور نیز تمام اراکین سلسلہ احمدیہ کے خوشی کا باعث ہو گا کہ جہاں تک تحقیق کی گئی۔ اس طوفان عظیم سے ایک احمدی بھی بلکہ اوس کے متعلقین میں سے ایک شخص بھی ضائع نہیں ہوا۔ تمام ہر طرح خیر و عافیت سے ہیں۔ حالانکہ بعض کے مکانات ایسے خطرناک مقامات پر واقع تھے۔ کہ جس کا کچھ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ مگر خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس سلسلہ پر رحم فرما کر اوس کے تمام متعلقین کو بال بال بچا لیا۔ البتہ کئی احمدی بھائیوں کے مکانات و سامان کا کچھ نقصان ہوا۔

میر بشارت علی

مفید معلومات

ذیل کا خط جو حضرت امیر المومنین نے ایک شخص کے بعض سوالات کے جواب مین لکھا تھا۔ فائدہ عام کے واسطے درج کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر۔

ذرہ ذرہ باتون مین ایمان کو مذبذب کرنا مناسب نہین۔ یہ کیا مسائل ہین کہ جن پر آپ گھبرا گئے کوئی ان مین توحید اسلام کا مسئلہ ہے۔ توحید۔ نبوت اور عدل کا ذکر ہے۔ الحمد شریف نماز مین ضروری ہے اور مین خود الحمد پڑہتا ہون۔ اور سبحانک اللّٰھم فرض و واجب یا ضروری نہین ان بعد اللہ اکبر قبل الحمد شریف حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کچھ دعائین یا تسبیحین پڑھ لیتے تھے۔ ان مین بعض صحابہ سبحانک اللّٰھم پڑہا ہے۔ سبحانک اللّٰھم خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہین۔

رمضان شریف مین تہجد۔ قیام رمضان کی تاکید ہے اور خود نبی کریم نے تین روز جماعت سے پڑھے اسکا نام تراویح ہے۔ صحابہ کرام نے لوگون کو سست ہوتے دیکھا۔ تو ابی بن کعب نے جماعت کے ساتھ اول وقت جماعت کرائی۔ مگر صحابہ کرام آخر وقت کو پسند کرتے تھے۔ مین خود آخری وقت مین سحری روٹی سے پہلے گیارہ رکعت پڑہتا ہون۔ اور اوس مین قرآن مجید سنایا جاتا ہے اور ہماری جامع مسجد مین بعد العشاء گیارہ رکعت پڑھ لیتے ہین۔ یہ قیام رمضان ہے۔ جس کا دوسرا نام تراویح پڑگیا۔

پیشاب سے بچنا اور اوس سے حفاظت ضرور ہے ڈھیلا لینا کوئی فرض واجب اور سنت نہین۔ ہم لوگ تو پانی بہا لیتے ہین۔ مگر جن کو تہوڑی دیر تقطیر البول ہو وہ غریب کیا کرے۔ ہان ہم اس بات کو پسند نہین کرتے۔ کہ ہاتھ مین شرمگاہ کو پکڑ کر انسان گلیون مین کھڑا ہو۔ یہ امر ناپسند ہے۔ کئی ایک لوگ صحابہ سے بعد آپ کے مرتد ہوئے۔ جن سے حضرت ابوبکر نے حسب وعدہ قرآن کریم جنگ کی۔ بے ریب وہ حوض کوثر کیا ایمان سے بہی ہٹائے گئے اور اسی طرح آخر مین بہی ہٹائے جاوینگے۔ اونہون نے خلافت کے خلاف ہتھیار اوٹھائے۔

ہان یہ مسئلہ آپ کا بڑا سچا اور ضروری اور قابل قدر ہے۔ کہ الیوم اکملت کے بعد کوئی شخص نیا طریقہ اور نئی شریعت قائم کرے تو وہ مردود ہے اور کذاب اور مفتری ہے ہرگز اس قابل نہین کہ لوگ اوس کی طرف متوجہ ہون۔ وہ مسلمان ہی نہین ہوسکتا۔

ہجرت کے وقت مولیٰ علی مرتضیٰ کو اپنے بسترہ پر سلایا یا نہین سلایا۔ اس کا ذکر صحیح احادیث مین تو نہین۔ البتہ تواریخ مین ہے۔ سو یہ مولیٰ علی مرتضےٰ کی بڑائی ہے اگر آپ نے سلایا یا آپ سوئے۔ صحابہ کرام ایسی جانبازیان بہت کرتے تہے اور مولیٰ مرتضیٰ تو خاص آپکے پیارے بہائی اور داماد تھے کیون نہ کرتے۔

حضرت عمرؓ تو مدینہ منورہ مین حسب الارشاد پہلے ہجرت کرکے چلے گئے تھے اور حضرت عثمانؓ حسب الحکم حبشہ کو ہجرت کرکے گئے ہوئے تھے۔

اگر تقیہ کا حکم ہوتا۔ تو تمام انبیاء و رسول کیون دکھون مین مبتلا ہوتے۔ حضرت سبط صغرا مظلوم شہید کربلا کیون کربلا مین مبتلا ہوتے۔ یہ روافض کی کمزوری کا عقیدہ ہے۔

یہ مختصر جواب ہین جو ایسے خط کے مناسب ہین اگر تم یہان آجاؤ۔ تو ہم اور عام فہم جواب آپکو بتادین۔ والسلام

نورالدین ۲۹ ستمبر ۱۹۰۸ء

مکتوب المسیح

حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کا ایک مکتوب مجھے اتفاقاً مل گیا جو ناظرین بدر کے فائدہ کے لئے اخبار مین دیا جاتا ہے اس خط کے پڑہنے سے معلوم ہوگا۔ کہ جناب رسالتمآب کا مقصد اس مدرسہ تعلیم الاسلام کو جاری کرنے سے کیا تھا اور آپ کا اپنے مولیٰ کریم پر کیسا بھروسہ تھا۔

یہ ایک مدرس کے جواب مین ہے جس نے کسی وجہ سے استعفا دینا چاہا تھا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا تھا کہ مجھے بھیک مانگنی منظور ہے پر اس در سے نہ ٹلونگا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرے نزدیک ارادہ ہرگز مناسب نہین اس سے خودغرضی اور دنیا طلبی سمجھی جاتی ہے آپ سمجھ سکتے ہین کہ یہ مدرسہ محض دینی اغراض کی وجہ سے ہے اور صبر سے اس میں کام کرنے والے خدا تعالیٰ کی رحمت سے نزدیک ہوتے جاتے ہین چونکہ یہ مدرسہ نیک نیتی سے محض دینی تخم ریزی کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے اس لئے میرے خیال مین استعفا دینے والون کے استعفا سے اس کا کچھ بھی حرج نہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے اور خدمت کرنے والا پیدا کر دے گا۔ لیکن اگر کوئی اس مدرسہ سے الگ ہوکر اپنی دنیا طلبی مین ادہر ادہر خراب ہوگا تو وہ رفتہ رفتہ دین سے دور ہو جاویگا۔

چاہیئے کہ صبر کے ساتھ گذارہ کرین اگر خدا تعالیٰ اس قدر لیاقت نہ دیتا۔ تب بھی تو پانچ سات روپے مین گذارہ کرنا ہوتا۔ بلکہ مین نے آپکے امتحان کی ناکامیابی کے وقت سوچا تھا۔ کہ اس مین کیا حکمت ہے تو میرے دل مین یہی حکمت خیال آئی تھی۔ کہ تا دنیوی طمع کا دامن کم کرکے دین بیش کیا جاوے۔ پس امتحان مین پاس نہ ہونا ایسا ہی تھا جیسا کہ خضر نے کشتی کا تختہ توڑ دیا تہا۔ تا عمدہ حالت مین ہوکر غیرون کے ہاتھ مین نہ جا پڑین۔ اس مین کچھ شک نہین کہ اگر آپ اس جگہ سے استعفا دوگے تو عیالداری کے لحاظ سے قادیان کو چھوڑنا ہی پڑے گا اور یہی صورت دینی تعلقات سے دور ہونے کے لئے ممد ہو جائے گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی حالت سب خدا کے لئے ہوگئی تھی مگر اس زمانہ مین اس قدر غنیمت ہے کہ اس جماعت کی ایسی حالت ہو جائے کہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے ہون۔ . . . .

. . . .

والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ

شاہراہ کونسی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک شخص کے خط کے جواب مین تحریر فرمایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ایک راہ ہے مجاہدات وریاضات کی۔ اور اوس کے ماتحت ہے مطالعہ ملفوظات کامل کی۔ اور سماع کلمات موزونہ کی۔ ایک راہ ہے ذکر جہر اور ترک لذائذ کی اور اس کے ساتھ ذکر خفی و اخفی و یاد کی۔ سمجھ لو۔ ان سب کے اصول گو تعلیم انبیاء مین کسی نہ کسی موجود ہین۔ مگر ایک شاہ راہ ہے۔ اتباع نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ یہان اصوم وافطر۔ واصلی وانام واتزوج النساء اور ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ موجود ہے۔

شیخ المشائخ شہاب الدین سہروردی رحمہ اللہ کی عوارف جس کو حضرت مزید الحق والملۃ والدین اپنے درس مین رکھتے تھے اور سلطان جی نے اس کو سبقاً پڑھا اور اس سے بہی اعلےٰ رنگ مین حضرت السید الجیلی کی فتوح الغیب ہے اور ادنےٰ رنگ مین تعرف اور رسالہ قشیریہ۔ ہان مفید احیاء العلوم یا قوت القلوب ابوطالب المکی ہے رحمہ اللہ علیہم۔ اور جامع کتاب حجۃ اللہ البالغہ جس کو شاہ ولی اللہ دہلوی نے لکھا۔

یہ راہ ہے جس کو خاتم الانبیاء لایا۔ (صلے اللہ علیہ وسلم)

آج قرآن کریم اور سنۃ متواترہ اس کی متکفل ہے والحمد للّٰہ رب العالمین۔ اور جس شرائط کا وعظ آپ نے کہا ہے۔ وہ واعظ ہرگز ہرگز مستقل اثر نہیں رکھتا۔ ...... گویا آپ نے دیکھا ہی ہوگا۔ اس کے اخلاق و عادات اس کی دنیا سے سرد مہری اس کا نماز کو سنوار کر پڑھنا۔ کیا جناب نے ملاحظہ فرمایا۔ کیا کائیون احمد غزنویوں کی ادائیں اون کا کمال کیا اون کو انبیاء کے راہ پر لایا۔

دعا کیجئے حفاظ نے کیا اتباع سنت اور منہاج نبوت پر چلنے کی راہ پائی۔ آپ خود ماہر ہیں ایسے واعظ ہی آنی اثر رکھتے ہیں۔ لہٰذا ما جربت خانی من بہر جمعیتے نالان شدم جفت بدحالان و خوش حالان شدم۔ نوجوان سرگرم اللہ تعالیٰ کرے مستقیم الحال ترقی کرنے والے موافق قرآن وسنۃ کا خادم۔ ما ینفع الناس خیز ہو کر یمکث فی الارض ہو۔ آمین

نور الدین ۔ ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۲۶ھ

ایک پرانی غزل

(از ماسٹر عبد الرحیم صاحب)

مصرع طرح — سنبھل جاؤ کہ وقت امتحان ہے

زمین سے تا سما شور و فغان ہے
بپا محشر ہے شورِ الامان ہے

کہیں ہے زلزلہ طاعون کہیں ہے
سراسر باغِ عالم میں خزاں ہے

بھلا کیوں جوش پر ہے قہر باری
زمیں سے کھچ گیا کیوں آسماں ہے

چراغ عقل و دانش لے کے ڈھونڈو
کھلے گا گر کوئی راز نہاں ہے

کسی یوسف کو دی ہے اتنی ایذا
پھنسا جس کی سزا میں کارواں ہے

وہ یوسف ہے مسیح قادیانی
کہ حکم و عادل و شاہ جہاں ہے

خدا ہے دعوے میں اوس کا مصدق
دکھاتا نو بنو روشن نشان ہے

قلم سے ہے قلم سر دشمنوں کا
خطا تیر دعا ہوتا کہاں ہے

صلیب و بید نے مانا ہے لوہا
بیاں وہ آپ کا معجز بیان ہے

ہے اس مرد خدا سے یارو شوخی
غضب آلود جس سے آسماں ہے

زمین پہ آئی ہے کیسی تباہی
نہ گھر میں ہے نہ جنگل میں اماں ہے

بچیگا وہ۔ ہے جس میں بوئے ایمان
بلا ایمان کے ہر دم زیاں ہے

کرو توبہ کہ توبہ کا کھلا ہے در
غنیمت جان لو اچھا سماں ہے

کوئی جیتیگا ہارے گا کوئی اب
سنبھل جاؤ کہ وقت امتحاں ہے

دم عیسیٰ سے نیّر میں پڑا دم
میرا دم دمبدم تازہ نشاں ہے

رسید زر

یکم ستمبر ۱۹۰۸ء — عبد الرحمن صاحب ۲۰۹۷ ع
ابو یوسف صاحب ۱۳۲۳ عار — تاج بیگ صاحب ۱۲۶ [illegible] ع
مولوی فضل صاحب ۸۴۲ عار — دلاور خان صاحب ۱۹۱۹ ع
بابو گلاب خان صاحب ۱۷۰۲ للعہ — کمال محمد صاحب ۱۸۴۵ عہ
مظفر احمد صاحب ۱۵۵۹ عار — غلام احمد صاحب ۹۱۴ عہ
شیخ عبد المجید صاحب ۹۶۴ عہر — عبد الستار صاحب ۳۹۱ عہ
عبد الغنی صاحب ۱۷۱۶ عہر — ملک غلام محمد صاحب ۱۵۷۵ عہ
محمد شریف صاحب ۱۳۷۱ عار — محمد حسین صاحب ۸۰۵ عہر
ولی اللہ صاحب ۲۰۱۵ عہر — ۲۔ ستمبر ۱۹۰۸ء
حفیظ اللہ صاحب ۲۰۲۱ عار — محمد شفیع صاحب ۷۳۰ عہ
محبوب عالم صاحب ۱۸۶۳ عار — محمد حسین صاحب ۱۰۱۲ للعہ
محمد علی صاحب ۱۷۷۰ عہار — میراں بخش صاحب ۱۷۶۳ عار
احمد نور صاحب کابلی عہر — عبد الرشید صاحب ۹۵۴ عار
۳۔ ستمبر ۱۹۰۸ء — مرزا رحیم بیگ صاحب ۹۴۵ عہ
غلام حسین صاحب ۱۶۵۱ عار — ولی محمد صاحب ۶۱۶ ع
محمد سراج الدین صاحب ۱۸۸۹ للعہر — حافظ محمد امین صاحب ۱۹۵۰ ع
عبد الغنی صاحب ۸۴۸ للعہر — امام بخش صاحب ۱۲۷۳ سے
سردار خان صاحب ۷۴۶ ع — مولا بخش صاحب ۷۲۵ للعہ
مستری احمد دین صاحب ۱۴۰۰ ع — امام الدین صاحب ۱۳۹۵ ع
محمد افضل صاحب ۹۱۶ ع — عزیز الدین صاحب ۱۴۵۷ ع
محمد شاہ صاحب ۱۷۲۰ عا — مرزا محمد اسمٰعیل صاحب ۱۴۳۸ ع

محمد عمر خان صاحب ۱۲۴۱ ع — عبد القادر صاحب ۱۱۳۱ عہ
احمد علی صاحب ۱۰۳۳ ع — مہتہ دلیسراج صاحب ۱۱۷۹ عہ
نظام الدین صاحب ۳۶ ع — سردار خان صاحب ۹۲۵ عہ
محمود بیگ صاحب ۱۹۸۰ ع — امام الدین صاحب ۹۷۹ للعہ
سید سردار محمد صاحب ۷۵ للعہ — عبد المجید صاحب ۹۹۹ للعہ
ملک شہباز خان صاحب ۹۲۳ سے — محمد رضوی صاحب ۱۳۶ للعہ
۳ ستمبر ۱۹۰۸ء — وزیر محمد صاحب ۱۵۶ ع
محمد ابراہیم صاحب ۷۹۵ عا — غلام نبی صاحب ۳۷ ع
حکیم قربان حسین صاحب ۱۷۴ للعہ — محمد حسین صاحب ۱۷۳۳ ع
محمد خان صاحب ۱۲۸۶ عہ — عبد الرزاق صاحب ۸۵۰ ع
مولوی غلام رسول صاحب ۹۶۴ للعہ — عبد الرحمان صاحب ۵۹۳ ع
امام الدین صاحب ۷۴۵ عہ — عبد اللہ صاحب ۱۹۰۱ ع
۴۔ ستمبر ۱۹۰۸ء — عبد العزیز صاحب ۱۷۵۲ ع
راجہ خان صاحب ۱۱۵۹ ع — غلام رسول صاحب ۱۸۸۵ ع
عبد الرحیم صاحب ۲۰۷۵ عہ/۱۰ — غلام رسول صاحب ۹۱۵ ع
وزیر علی صاحب ۱۸۰۵ عہ/۸ — محمد حسین صاحب ع
شبراتی صاحب ۱۲۷۶ عہ — ۷۔ ستمبر ۱۹۰۸ء
حکیم احمد دین صاحب ۱۵۱۱ ع — محمد یحییٰ صاحب ۱۷۴ عہ
فضل احمد صاحب ۱۰۹۲ ع — صدر الدین صاحب ۲۰۱۲ عہ
نور احمد صاحب ۱۷۵۹ ع — حکیم کرم الدین صاحب ۱۱۲۹ عہ
میاں غلام محمد صاحب ۳۶۰ ع — خلیفہ محمد صادق صاحب ۱۸۱۵ عہ
مصری خان صاحب ۱۱۶۲ ع — عزیز احمد صاحب ۱۱۱۴ للعہ
محمد ابراہیم صاحب ۵۴۴ ع — رسول میاں صاحب ۱۹۵۶ للعہ
عبد الکریم صاحب ۲۰۳۹ ع — مرزا محمود علی صاحب ۷۶ للعہ
خداداد صاحب ۱۷۵۳ ع — عبد الحکیم صاحب ۱۳۱۸ للعہ
ملک کرم الٰہی صاحب ۱۲۵۲ ع — محمد یٰسین صاحب ۳۵۵ للعہ
محمد قاسم صاحب ۲۶۳ ع — سراج الدین صاحب ۴۲۴ للعہ
فضل الٰہی صاحب ۱۵۲۰ ع — حوالہ از نور الدین صاحب ۲۰۸۳ عہ/۱۰
فقیر شاہ صاحب ۹۳۸ ع — میاں وڈھاوا صاحب ۵۳۵ ع
سیٹھ ہارون صاحب ۱۷۶ ع — جان محمد صاحب ۱۷۶۵ ع
غلام محی الدین صاحب ۱۴۲۵ ع — محمد سلطان صاحب ۲۰۴۲ ع
عبد الرزاق صاحب ۱۸۱۴ ع — حیات علی صاحب ۱۹۲ ع
۵۔ ستمبر ۱۹۰۸ء — محمود بیگ صاحب ۱۶۸۰ ع
نبی بخش صاحب ۱۲۵۴ سے — سمیع اللہ صاحب ۱۹۰۸ ع
غلام احمد صاحب ۱۶۴۴ ع/۱۲ — نور محمد صاحب ۱۰۱۵ ع
جلال الدین صاحب ۷۲۰ عہ — حسن محمد صاحب ۱۶۰۳ ع
نامعلوم الاسم عہ — جہانگیر خان صاحب ۱۶۱۴ ع

ایڈیٹر صاحبان کی خدمت مین عرض ہو کہ اس درخواست کو اپنی رائے اور مزید مشورہ کے ساتھ اپنے اخبار مین درج کرکے مشکور فرماوین ۔ ایڈیٹر بدر ۔

بخدمت صاحب ڈائرکٹر جنرل بہادر ڈاکخانجات ہند

ایک درخواست

وی پی کی رسید ملنی چاہیئے ۔

جناب ۔ پبلک کے فائدے کے واسطے اس اخبار کے ذریعہ سے مین ایک تجویز پیش کرتا ہون ۔ بدین امید کہ اس پر غور فرمایا جاوے گا ۔ جب سے وی پی کا نیا سسٹم جاری ہوا ہے ۔ ہندوستان کے تجار اور مالکان کارخانجات بہت مشکلات مین پڑ گئے ہین ۔ پرانے سسٹم کے مطابق فرستندہ اپنے ہاتھ سے ایک فارم کی خانہ پری کرکے ڈاکخانہ مین دے دیتا تہا ۔ اسی فارم کا ایک ٹکڑا روپیہ ملنے کیوقت فرستندہ کو واپس دے دیا جاتا تہا جس سے فرستندہ کو اوس رقم کے متعلق اپنے ریکارڈ کے اندراج مین بڑی آسانی ہوتی تہی ۔ لیکن نئے سسٹم کے مطابق فرستندہ کو اس منی آرڈر فارم کا حصہ کاٹ کر دیا جاتا ہے جو کہ وی پی وصول کرنے والے ڈاک خانہ مین طیار ہوتا ہے اور جس پر وصول کنندہ وی پی کا نام اور مقام اور نمبر وی پی درج کرنا اسی ڈاک منشی کا فرض ہوتا ہے جو منی آرڈر بناتا ہے ۔ اب تجربہ سے یہ امر ثابت ہوا ہے کہ ڈاک منشی صاحبان اوس فارم کو پُر کرنے کے وقت اکثر ضرورت سے زیادہ پھرتی سے کام لیتے ہین اس سے ہمارا یہ منشاء نہین کہ ہم ان کو کوئی الزام دین ۔ ممکن ہے ان کے پاس کام زیادہ ہوتا ہو اور ممکن ہے اسی طرح کی خانہ پری اون کے دیگر کاروبار اور ضروریات کے لحاظ سے اون کے واسطے کافی ہو اور یہ بہی ممکن ہے کہ بعض جگہ غفلت سے کام لیا جاتا ہو ۔ اس جگہ ہم اس بحث مین نہین پڑنا چاہتے ۔ کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہین یا ایسا کرنا اون کے واسطے جائز ہے یا نہین ۔ مدعا ہم یہ درخواست کرنا چاہتے ہین کہ ڈاک منشی صاحبان کو سرکار کی طرف سے سخت تاکید اور ضروری حکم دیا جاوے کہ وہ نام اور پتہ وصول کنندہ کا بہرحال خوش خط اور صاف لکھا کرین کیونکہ ڈاکخانہ کے روز افزون کام کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسی درخواست کرنا منشی صاحبان کیواسطے ایک تکلیف مالایطاق کی خواہش کرنا ہے ۔

اس وقت ہم یہ بھی نہین کہتے کہ پرانے سسٹم ہی کو دوبارہ جاری کر دیا جائے ۔ کیونکہ اوس مین بھی ایک بڑا نقص یہ تہا ۔ کہ فارم راستہ مین گم ہو جاتی تھین یا زیادہ وی پی جاری ہونے کیصورت مین کسی کا فارم کسی کو چلا جاتا تہا ۔ بعض دفعہ خود ہمارے ساتھ ایسا واقعہ ہوا تہا ۔ کہ یہان سے دو شخصون کے نام اخبار وی پی کیا گیا ۔ چونکہ فارم اخبار کے پرچے کے ساتھ ہی ڈسپیچ ہو جاتے تھے اور اخبار متعلقہ کے ساتھ گوند وغیرہ سے چسپان نہین ہوتے تھے ۔ اسواسطے راستہ مین سارٹر صاحبان اس وی پی کا فارم اوس کے ساتھ لگا دیتے اور اوس کا اس کے ساتھ جس سے دس روپے وصول ہونے ضروری تھے اوس کو پانچ روپیہ کا فارم مل گیا اور اوس نے بخوشی تمام لے لیا ۔ اور جسکو پانچ روپے کا وی پی جانا تھا اوس کو مبلغ دس روپیہ کا چلا گیا اور اوس نے واپس کر دیا ۔ اور ساتھ ہی ایک لمبا چوڑا خط کارخانہ کو شکائیت کا لکھ مارا ۔ اس کے علاوہ اور بہی نقص ہونگے جنکو دیکھ کر افسران ڈاک خانہ نے اس سسٹم کو بدلا ہے غرض اس درخواست سے ہمارا مقصد کسی تبدیلی کے لئے نہین ہے ۔ سرکار نے اسکو جاری کیا ہے تو دو چار برس آزمائے لیکن ہم چاہتے ہین ۔ اور اس اخبار کے ذریعہ سے آج بہ ادب تمام سرکار کی خدمت مین پیش کرتے ہین وہ یہ ہے کہ جب ایک وی پی ڈاکخانہ مین پیش کیا جائے تو اوس کیواسطے ڈاک خانہ سے اوسوقت

ایک رسید ملنی چاہیئے

رسید پر مکتوب الیہ کے نام اور پتہ کے ساتھ ڈاک منشی صاحب اپنے رجسٹر کا نمبر وی پی لگا دیا کرین اور ڈاکخانہ کی مُہر لگا دین ۔ چونکہ جو منی آرڈر فارم کا ٹکڑہ فرستندہ کو واپس ملتا ہے ۔ اس پر بہی وی پی کا نمبر دیا ہوا ہوتا ہے اس واسطے اگر اس فارم پر نام اور پتہ درست نہ ہوگا ۔ تب بہی فرستندہ کو اس رقم کے کہاتہ کرنے مین کوئی دقت نہ ہوگی کیونکہ وہ اپنے ہی دفتر مین رسید کو دیکھ کر اپنے مشکلات کو حل کر سکیگا ۔ اور اوس کے واسطے ضروری نہ ہوگا کہ اپنے حساب کتاب کو درست رکھنے کی خاطر بار بار ڈاک خانہ سے خط وکتابت کرکے وصول کنندہ وی پی کے نام اور پتہ دریافت کرے ۔

اس پر ایک سوال ہو سکتا ہو کہ اس طرح ڈاک منشی کا کام بڑھ جائے گا ۔ سو اس کا علاج یہ ہو سکتا ہے کہ موجودہ فارم ڈپلیکیٹ بنایا جاوے یعنی فارم دوہرا ہو ۔ مکتوب الیہ کا نام پتہ رقم اس پر دو جگہ درج ہو ۔ یہ سارا کام فرستندہ کرے ڈاک منشی صاحب ایک ٹکڑے پر صرف نمبر وی پی لکھ کر اور ڈاک خانہ کی مہر لگا کر فرستندہ کو دیدیا کرین ۔ اس سے ڈاک منشی کے کام مین کچھ ایزادی نہ ہوگی ۔ کیونکہ اس کو صرف نمبر کا اندراج کرنا ہوگا اور بس ۔

بالآخر ہم یہ بہی عرض کرنا چاہتے ہین کہ اگرچہ حق تو سب سرکار کے ہین ۔ جسکو خدا نے حکومت دی اور رعایا کا کام صرف تابعداری ہے ۔ لیکن چونکہ ڈاک خانہ سرکار کا ایک نیم تجارتی محکمہ ہے اور اس مین پبلک کے حقوق کی نگہداشت کا ہمیشہ از حد خیال رکھا جاتا ہے ۔ اس واسطے ہم باادب عرض کرنا چاہتے ہین کہ وی پی کیواسطے رسید کا حاصل کرنا دراصل

پبلک کا حق ہے

کیونکہ منی آرڈر کیواسطے ڈاک خانہ رسید اس واسطے دیتا ہے کہ کچھ نقدی ڈاک خانہ کے سپرد کرکے اس نقدی کی فیس پہلے ادا کر دی جاتی ہے ۔ وی پی کیصورت مین فرستندہ ایک نقدی کی مالیت کی چیز ڈاک خانہ مین دیکر اس کی فیس بہی پہلے سے ادا کر دیتا ہے ۔ جبکہ ڈاک خانہ فیس منی آرڈر ہم سے پہلے وصول کر لیتا ہے ۔ تو پھر وی پی اور منی آرڈر ایک ہی صورت رکھتے ہین ۔ جیسا کہ منی آرڈر کی رسید ملتی ہے ویسا ہی وی پی رسید ملنی چاہیئے ۔ نقدی یا اس کے برابر کی قیمت کی شے ایک ہی بات ہے ۔ موجودہ صورت مین اگر کسی کا وی پی خدانخواستہ راستہ مین گم ہو جائے تو وی پی کرنیوالے کے پاس کوئی ثبوت اثبات کا نہین کہ اوس نے ضرور وی پی کیا تہا ۔ حالانکہ وہ اس وی پی کیواسطے زائد فیس بہی دیگا ۔ نہ لی جائے تو پھر وی پی اور معمولی پارسل سے بڑھ کر فیس وصول کیجاتی ہے ۔ تو معمولی پارسل اور وی پی مین کوئی فرق تین فرستندہ کے ہاتھ مین ضرور ہونا چاہیئے ۔ امید ہے کہ حضور ڈائرکٹر صاحب و پوسٹماسٹر جنرل صاحبان اس درخواست پر پوری توجہ فرما کر پبلک پر ایک احسان کرین گے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

امرتسری شیطان

دشمنِ حق کوئی گر دیکھنا ہو آ ناظرین + بو الوفا کو تم دیکھ لو تم دور جا کر کہین
دیکھ کر صدہا دلائل جو سمجھتا ہی نہین + آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
شد ظہورِ وعدہ ہاء انبیاء و مرسلین

حق کی نافرمانیون سے بیوفا تو باز آ + افتراء و کذب و ظلم و جور کیون شیوہ کیا
ناصحِ مشفق کا ظالم مان لے اب بھی کہا + تا بہ کے جنگ و نبرد و کارزار باخدا
اے سیہ باطن بترس از خشم رب العالمین

کیا سچ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قرآن مجید و فرقان حمید مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو۔ وکذٰلک جعلنا لکل نبی عدواً شیاطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غروراً ولو شاء ربک ما فعلوہ فذرھم وما یفترون۔ الانعام۔ یعنے تو مخالفون کی مخالفت سے گھبرا نہیں وہ اسی طرح قدیم سے چلی آئی ہے۔ ہم نے شریر انسانون اور جنون کو ہر نبی کا دشمن بنایا ہے۔ اون کی طبائع ہی اس مخالفت کی مقتضی ہین۔ ایک شریر دوسرے شریر کو دہوکہ بازی کی بیہودہ اور لغو باتین پھونکتے رہتے ہین ...... پس تو ان کی پرواہ نہ کر اور نہ ان کی افترا پردازیون کی طرف پرواہ کر خدا کی طرف ہمہ تن مصروف ہو اور اس پاجیانہ حرکت سے اونکو کئی ایک غرضین ملحوظ ہین۔ ایک اپنے واہیات خیال لوگون مین پھیلائے۔ تفسیر ثنائی جلد سوم صـ ۹۸

اسی سنۃ اللہ کے مطابق ثناء اللہ امرت سری اور حشمت علی اوس کے دوست نے حضرت اقدس سیدنا و امامنا خلیفۃ اللہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کی دشمنی سے یہ آسمانی خطاب شیاطین الانس کا حاصل کر کے یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غروراً کی ڈیوٹی کو پورا کیا ہے۔ اور اس پاجیانہ حرکت سے حسب مقتضاء طبیعت یہ امر ملحوظ رکھا ہے کہ یصدون عن سبیل اللہ کے ارتکاب جرم سے سادہ لوح انسانون کی ضلالت کا ثواب حاصل کرین۔ اور ان پاجیانہ حرکات کو فخریہ ظاہر کر کے یحسبون انھم علی شیٔ خیال کرتے ہین کہ وہ کچھ اچھا عمل کر رہے ہین مگر نہین جانتے کہ انھم ساء ما کانوا یعملون۔ وہ برے کام ہین جو کر رہے ہین جن کے حق مین خدائی فتوے یہ ہے کہ الا انھم ھم الکذبون استحوذ علیھم الشیاطین۔ فانسٰھم ذکر اللہ۔ اولئک حزب الشیطن۔ الا ان حزب الشیطن ھم الخاسرون۔ ان الذین یحادون اللہ ورسولہ اولئک فی الاذلین کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ ان اللہ قوی عزیز۔ المجادلہ

وہی ہین اصل جھوٹے شیطان نے اون پر قابو پالیا ہے پس اللہ کی یاد اون کو بھلادی ہے یہ لوگ شیطان کا گروہ ہین خبردار! یہ شیطان کا گروہ ہی گھاٹے مین ہے۔ جو لوگ خدا اور اوس کے رسول سے مخالفت کرتے ہین وہ بڑے ذلیل کمینے اور بدذات ہین۔ (وہ نہین جانتے) کہ خدا لکھ چکا ہو کہ مین اور میرے رسول بے شک غالب رہین گے کیونکہ اللہ بڑی طاقتون والا اور زبردست ہے۔ انہین وجوہات سے واقعات نے ہمکو مجبور کیا کہ امرتسری کے لئے بر بنا آیات قرآنی آسمانی خطاب کا اظہار کیا جاوے۔ اس لئے بجائے ”امرتسری منکر“ انسانی لقب کے ”امرتسری شیطان“ آسمانی خطاب سرنامہ عنوان ہوا۔

بعد اس مختصر تمہید کے ہم اپنے اس دعوی کا کہ امرتسری اور اس کے دوست نے شیاطین الانس والے کام کر کے یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غروراً کے عامل بن کر پاجیانہ حرکت کی ہے ثبوت پیش کرتے ہین۔

جنابِ سرورِ عالم کے صدقے اے مرے مولا
میری یہ آرزو ہووے قبول درگہِ والا
عدو بحرِ خجالت مین سدا کھاتا رہے غوطہ
روانِ طبعِ روان کو دیکھ میری صورت دریا
مین نکلون اس سے لیکر گوہرِ مقصد خداوندا
درین دریائے بے پایان درین طوفان موج افزا
دل افگندیم بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا

ناظرین! دہلی مین ایک صاحب مولوی حشمت علی مسلمان نامی ضلع گورداسپور کے رہنے والے جرم فروشی کا کام کرتے ہین ان سے انٹروڈیوس کرانے کے لئے اس وقت اتنا ہی کافی ہو کہ آپ کا لخت جگر محمد یحیٰی قریباً چھ ماہ تک دارالامان مین تعلیم پاتا رہا ہے جس کو مسلمان موصوف نے خود حاضر ہو کر داخل کرایا تھا اور آپ دو تین مرتبہ قادیان مین رونق افروز بھی ہو چکے ہین ہوسمکم المسلمین۔ ایک رسالہ آپ نے تالیف فرمایا ہے۔ جو قریباً دو جزو کا ہے۔ اوس مین آپ نے ماموریت اللہ ایک خاص اصطلاح مین بنکر اس امر کا بیڑا اٹھایا تھا۔ کہ سوائے ”مسلمان“ نام کے کوئی دوسرا نام۔ حنفی۔ اہل حدیث۔ احمدی۔ اہل قرآن وغیرہ رکھنا قرآن شریف کے خلاف اور گناہ عظیم ہے قبل از طبع رسالہ مذکور اس کا جواب منجانب سلسلہ احمدیہ احسن الناظرین سلمہ الرحمن نے تحریر فرما کر جماعت احمدیہ میرٹھ کو دیدیا جو ”مجموعہ ازالۃ الوسواس“ کے نام سے مطبع النذیر میرٹھ مین طبع ہو کر مقبول خاص و عام ہو چکا۔ اور ”مسلمان“ صاحب کو بھی اس راقم نیازمند نے پہونچا دیا جس کا آج تک جواب الجواب انصاف سے نہ بن آیا۔ مختصراً مسلمان صاحب کی یہ تعریف ہے۔ مفصل بشرط ضرورت جیسین عجیب و غریب ہون گے پھر کسی معرض تحریر مین لاؤنگا اس قدر اور عرض کر دیتا ہون۔ کہ ”مسلمان“ مذکور بوجوہات خاص جن کا اظہار دوسرے موقعہ کے لئے محفوظ رکھتا ہون) سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ایک کہ جا بغض و عناد کچھ عرصہ سے رکھتے ہین جس کا اظہار گاہ و بیگاہ زبانی طور پر جماعت احمدیہ دہلی سے کرتے رہتے ہین۔ چونکہ آپ اون لوگون مین سے ہین جنکی تعریف یہ ہے کہ

”او خویشتن گم است کرا رہبری کند“

اور شومی بخت سے نہ قوت فیصلہ رکھتے ہین اور نہ تاب مقابلہ۔ اس لئے انکی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہین تھی۔ بعد ازین آمدم برسر مطلب۔

حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے وصال پر آپ کا دماغ جو پھرا۔ تو برائے معالجہ مرتد ڈاکٹر کے نسخے پینے شروع کئے اور لگے پھڑ پھڑانے۔ ان نسخہ جات کے استعمال سے بخارات جو دماغ مین چڑھے۔ تو بازار مین بیٹھ کر اول فول بکنے لگے۔ اون کی دماغی حالت بگڑتی دیکھ کر ایک روز اس غلام مسیح نے اون کا تنقیہ مناسب جان کر عجیب نسخہ سریع التاثیر لکھدیا جس سے خلل دماغ تو جاتا رہا مگر مذبوحی حرکات کا دورہ شروع ہو گیا۔ ایکبار عمل جراحی سے اگر پورا اپریشن کر دیا گیا تو انشاء اللہ یہ مرض بھی دور ہو جاوے گا۔ لہذا اب مین اون پر جراحی عمل کرونگا جس کے لئے کلورا فارم سونگھایا جانا قبل از عمل جراحی ضروری ہے۔ سو کلورا فارم سونگھاتا ہون۔ دیکھتے جائیے کہ کیسا عمدہ اپریشن ہوتا ہے یکم جون ۱۹۰۸ء کو آپ نے بازار مین اپنے ہم جنسون مین بیٹھ کر یہ ڈینگ ماردی کہ مرزا صاحب کی دفات بر بناء مباہلہ ثناء اللہ ہوئی ہے۔ جس پر مندرجہ ذیل بات چیت ہو کر تنقیہ دماغ کا نسخہ لکھدیا۔

مولوی! مرزا صاحب نے ثناء اللہ سے مباہلہ کیا تھا کہ ہم دونون مین سے جو کاذب ہے وہ صادق کی زندگی مین طاعون یا ہیضہ سے ہلاک ہو جاوے۔ پس مرزا صاحب ہیضہ سے ہلاک ہو گئے جس سے اون کا کذب ثابت ہو چکا۔

عاجز! ثناء اللہ سے کوئی مباہلہ حضرت اقدس علیہ السلام

سے نہیں کیا۔ البتہ دعوت مباہلہ ثناء اللہ کو دی تھی جسکو اوس نے منظور نہیں کیا۔ اور ڈر گیا۔

مولوی! ثناء اللہ نے ہرگز دعوت مباہلہ کو رد نہیں کیا بلکہ قبول کر کے مدار فیصلہ ٹھہرایا تھا۔

عاجز! مباہلہ آپ کس کو کہتے ہیں اوس کی تعریف فرماویں۔

مولوی! فریقین کا باہم مل کر ایک دوسرے کے خلاف بددعا کرنا کیونکہ مباہلہ بروزن مقاتلہ ہے اور مقاتلہ میں مشارکت فریقین ضروری ہے اس لئے مباہلہ میں بھی مشارکت باہمی لازمی ہے۔

عاجز! کیا آپ دکھلا سکتے ہیں کہ اس تعریف کا مصداق کوئی مباہلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ثناء اللہ کا ہوا ہے۔ یا کم از کم حضرت اقدس ع کی دعوت مباہلہ کو ہی ثناء اللہ نے منظور کر کر مدار فیصلہ ٹھہرایا ہو۔؟

مولوی! بے شک میں دکھلا سکتا ہوں کہ ایسا ہی ہوا ہے۔

عاجز! آپ ہرگز ہرگز نہیں دکھلا سکیں گے خواہ تمام شیاطین الانس والجن کو بھی امداد کے لئے پکاریں۔ پس اگر آپ اس بے ہودہ دعوے میں سچے ہیں۔ تو یہی تحریر کر دیجے اور عاجز بھی اپنا انکار لکھ دیتا ہے۔ پھر ایک جلسہ میں آپ اپنے دعوی کے ثبوت میں حضرت مرزا صاحب کا وہ دعوت مباہلہ پیش کریں۔ جو ثناء اللہ کے مقابلہ میں ہے اور ثناء اللہ کا وہ قبولیت نامہ دکھلا دیں جس سے اس دعوت کو منظور کر کے اوس نے مدار فیصلہ ٹھہرایا ہو۔ اگر آپ ایسا دکھلا دیں گے تو فوراً آپ کو ایک اشرفی قیمتی صہ روپیہ کی انعام دونگا۔

بہت قیل وقال کے بعد مولویصاحب نے مندرجہ ذیل معاہدہ تحریر کر دیا۔

نقل معاہدہ مولوی حشمت علی

"مولوی ثناء اللہ نے مرزا صاحب سے مباہلہ کیا اور مولوی ثناء اللہ نے اوسکو مان کر مدار فیصلہ مان لیا۔ اگر مولوی ثناء اللہ نے اسکو نہ قبول کیا ہو اور اوس نے مباہلہ کرنے سے انکار کیا ہو۔ تو فقیر اس معاملہ میں مرزا صاحب کو صادق تسلیم کریگا۔

دستخط حشمت علی معلم [illegible] ۱۹۰۸ء

نقل معاہدہ عاجز راقم احمدی

ثناء اللہ نے آج تک کبھی مرزا صاحب سے مباہلہ نہیں کیا اور نہ حضرت مرزا صاحب کی دعوت مباہلہ کو منظور کر کے مدار فیصلہ ٹھہرایا۔ اگر مولوی حشمت علی صاحب یہ ثابت کر دیں کہ ثناء اللہ نے مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہے یا مرزا صاحب کی دعوت مباہلہ کو قبول کر کے مدار فیصلہ ٹھہرایا ہے۔ تو مبلغ صہ انعام مولوی صاحب کو دونگا۔ دستخط قاسم علی"

یہ ہے فریقین کا معاہدہ جس میں کسی وضاحت کی حاجت نہیں۔ صاف طور پر مولوی صاحب کا یہ دعوی ہے کہ ثناء اللہ نے مرزا صاحب کی دعوت مباہلہ کو منظور کر کے مدار فیصلہ ٹھہرایا تھا۔ اور عاجز راقم کو اس سے انکار ہے اس لئے مولوی صاحب مدعی کے ذمے اس کا بار ثبوت تھا۔ اور ثبوت میں اجتہادی اور قیاسی استنباط یا بے معنے تحریر و تقریر کی ضرورت نہیں۔ مولویصاحب کا فرض یہ تھا کہ اول وہ دعوت مباہلہ جو منجانب مسیح موعود علیہ السلام بمقابلہ ثناء اللہ شائع ہوئی تھی۔ پیش کر دیں۔ دوم ثناء اللہ کا وہ تحریری قبولیت نامہ جس میں اس دعوت کو منظور کر کے مدار فیصلہ ٹھہرایا تھا۔ دکھلا دیں۔ مگر وہ ایسا ثبوت لاتے کہاں سے۔ حسب قرارداد مولویصاحب اتوار کو دن پانچ بجے شام کے برف خانہ کوڑیہ پل میں بمعہ اپنے نونہال اور دو تین دیگر متعلقین کے تشریف لائے اور یوں گویا ہوئے۔

مولوی! میں ثبوت دعوے میں ایک تحریر لکھ لایا ہوں اوسکو سن لو۔

عاجز! قبل از گفتگو یہ دو چار انسان جو موجود ہیں انکو سمجھا دیا جائے کہ ہمارا اور آپ کا کیا تنازعہ ہے تاکہ فیصلہ کے سمجھنے میں انکو کوئی دقت نہ رہے۔

مولوی! ان سب کو امر متنازعہ معلوم ہے۔

عاجز! آپ کا بتایا ہوا علم انکو معلوم ہے لیکن بالمواجہ میرے اور آپکے ذریعہ سے جو معلوم ہوگا وہ نہایت ضروری ہے۔

مولوی! اچھا آپ انکو سمجھا دیں۔

عاجز! سنئیے صاحبان۔ یہ معاہدہ (جیب سے نکال کر پڑھا گیا) مولویصاحب نے مجھے لکھ دیا تھا اور اس کے مقابل میرا انکار تحریری تھا (جس کی نقل انکو سنا دی) یہ ہے۔ اس غرض سے مولویصاحب یہاں تشریف لائے ہیں کہ آپ کے سامنے وہ سب سے پہلے حضرت مرزا صاحب کا دعوت مباہلہ والا مضمون شائع شدہ پیش کر کے بعد ازاں ثناء اللہ کا قبولیت نامہ اوس کے متعلق دکھلا کر صہ انعام حاصل کریں۔ اس کام کے واسطے کسی تحریر شدہ مضمون کے پڑھنے اور سننے کی ضرورت نہیں۔

حاضرین! بے شک معاملہ صاف ہے۔ صرف دعوت مباہلہ اور قبولیت نامہ کا پیش کرنا ہی اس فیصلہ کے لئے ضروری ہے۔

مولوی! ہرگز نہیں۔ مقدم میری تحریر کو سننا ہے۔ جس میں استنباط کر کے فریقین کی تحریروں سے اپنے دعوے کو ثابت کیا ہے۔

عاجز! اس دعوے کے لئے استنباط کی ضرورت نہیں بلکہ صراحۃ النص سے ثابت کرنا ہوگا۔ کہ یہ مرزا صاحب کا دعوت مباہلہ ہے اور یہ ثناء اللہ اسکی بابت قبولیت نامہ۔

مولوی! میں ایسا نہیں کرونگا۔ میری تحریر میں سب کچھ آ جائیگا۔

عاجز! اچھا تو سنائیے۔

مولوی! (حاضرین کو مخاطب کر کے) مباہلہ کے لئے ضروری نہیں کہ فریق ثانی بھی قبول کرے تو مباہلہ ہو ورنہ نہیں۔

(یہ دعوے اور ہے اور تعریف مباہلہ کے خلاف)

۲۔ نوح علیہ السلام نے اپنے دشمنوں کے لئے بددعا کی وہ سب نوح ع کی زندگی میں ہلاک ہو گئے سو نوح کا مباہلہ نہیں ہوا؟ (ہوا)

۳۔ موسے علیہ السلام نے اپنے دشمنوں کے لئے بددعا کی وہ سب اون کی زندگی میں تباہ ہوئے۔ وغیرہ وغیرہ (اس کو بھی مباہلہ متنازعہ سے کچھ تعلق نہیں۔)

۴۔ مرزا صاحب نے ثناء اللہ اور عبد الحکیم وغیرہ دشمنوں کو کے واسطے بددعا کی اور اون کی ہلاکت کی پیشگوئی کر دی مگر وہ زندہ ہیں اور مرزا صاحب اپنی دعا کے مطابق ہلاک ہو گئے (یہ جدید دعوے ہے اور بالکل جھوٹ)

۵۔ مبارک احمد مرحوم کی وفات پر ثناء اللہ نے شائع کیا کہ میرے مباہلہ کا اثر ہوا۔ کہ مبارک احمد فوت ہو گیا۔ (یہ ثناء اللہ کا مشت بعد از جنگ ہے جو بر کلہ او باید زد)

۶۔ مرزا صاحب کی زندگی میں یہ مضمون شائع ہوا تھا مگر مرزا صاحب نے تبصرہ جواب میں شائع کیا۔ اس میں کیوں نہ انکار کر دیا۔ ثناء اللہ نے مباہلہ تو کیا ہی نہیں۔ پھر اس کو کیا حق ہے کہ اس وفات کو اپنے مباہلہ کا اثر قرار دے (مرزا صاحب نے تبصرہ میں لکھا ہے کہ میرا ایسا مباہلہ نہیں ہوا)

یہ خلاصہ ہے کہ مولویصاحب کے دلائل اثبات دعوے کا جس کا جواب معقول و منقول سے مناسب وقت زبانی دیکر مولویصاحب کو ناکام و نامراد واپس کیا کیونکہ اصل دعوے سے ان باتوں کا کچھ تعلق نہ تھا۔ مفصل جوابات انشاء اللہ ہم رسالہ[1] میں شائع کریں گے۔ بوجہ طوالت یہاں لکھنے کی

[1] اس رسالہ کا نام منتہی الکلام علی وفات المسیح علیہ السلام ہے جو انشاء اللہ تیار ہو رہا ہے۔

ضرورت نہین۔ فانتظر!

اب صہ روپیہ نہ ملنے کا مولوی صاحب کو افسوس رہا جس کی شکایت اپنے ہمجنسون سے کرنے لگے کسی دوست نما دشمن نے انکو صلاح دی کہ حضرت! آپ نالش کرکے یہ روپیہ وصول کرسکتے ہین۔ آپنے فرمایا کہ نالش پر روپیہ خرچ ہوگا وہ کہان سے لاؤن۔ یارون نے اس پر سکوت کرکے اون کو اون کے حال پر چھوڑ دیا مگر آپنے اس کو لقمہ تر سمجھا تھا حسب ذیل دوسرا پرچہ مجھکو لکھدیا۔ جسکی نقل یہ ہے۔

نقل درخواست مولوی صاحب

میر قاسم علی صاحب۔ آپکا مجھہ فقیر سے معاہدہ تھا کہ اگر مباہلہ مولوی ثناء اللہ کا مرزا صاحب سے ثابت کردون تو آپ صہ مجھکو دینگے۔ چونکہ فقیر نے مباہلہ ثابت کردیا ہے اور وہ روپیہ حسب معاہدہ آپ نہین دیتے۔ اب اگر آپ مجھکو خرچہ نالش دیدیوین تو مین بذریعہ نالش عدالت مین آپسے وصول کرلونگا۔ اور ایک ہفتہ کے اندر نالش کردونگا۔

دستخط۔ فقیر حشمت العلی مسلمان۔

لیجئے حضرات! یہ لوگ ہین جو حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ مین اوٹھتے ہین۔ تعجب تو یہ ہے کہ مولوی صاحب نے اپنا دعوے بھی ثابت کردیا۔ یارون نے انکو یقین بھی دلادیا کہ نالش سے روپیہ فوراً وصول ہوجاویگا اور ارجاع نالش پر کوئی کثیر رقم بھی نہین صرف ہوتی تھی۔ آپ چرم فروشی بھی گھنٹہ دو گھنٹہ بازار مین رات کو کرتے ہین جس سے ضرور دو چار آنہ یومیہ تو کما لاتے ہون گے۔ علاوہ برین اپنے ہم جنسون سے یہ قابل شرم درخواست کرنی واجب تھی نہ کہ حریف مقابل سے باوجود ان سب باتون کے انکو ذلت آسمانی نے مجبور کرکے حریف سے ہی ایسی ناواجب عرض کرنے پر آمادہ کردیا۔ اور یہ نہ سوچے کہ اس سے بڑہکر اور رسوائی کیا ہوسکتی ہے کہ جس کے خلاف پر مین شاجا رہا ہوں۔ اوس کے برخلاف تو نالش کرنی چاہتا ہوں مگر خرچہ نالش کرنے کے واسطے اوس کے آگے ہی دست سوال دراز کرون۔ شیم۔ شرم۔ شیم۔ ذرا امرتسری شیطان اپنے گریبان مین مونہہ ڈال کر اس کا جواب دے کہ اس ریفارمر مصلح قوم کی یہ نالائق حرکت اوس کے نزدیک باعث ازدیاد عزت ہے یا موجب ذلت و مسکنت۔ ؏

منگوائیے لبتہ و قلم۔ لیجئے حضرت۔ ہان جلد جناب اسکا رقم کیجئے۔ حضرت ہم نے آپ کی بےکسی پر رحم کرکے ایک خاص مصلحت سے ایک روپیہ چھ آنہ خرچہ برائے ارجاع نالش مامدر رسید دیکر نہایت فراخ حوصلگی کا ثبوت دیدیا اور یہ سمجھہ لیا کہ بذریعہ عدالت ہی آپکا مسہل کرایا جاوے تو مناسب ہے تاکہ آپ کی ذلت مین معہ آپکے موکل امرتسری کے پہر کسر نہ رہے۔ ۱۷ رجب ۱۳۲۶ھ کو ایک ہفتہ کے اندر نالش دائر کردینے کے اقرار پر خرچہ دیدیا۔ اور ہم دارالامان مین بحضور خلیفۃ المسیح علیہ السلام بغرض تجدید بیعت روانہ ہوگئے۔ بعدہٗ نالش ذیل دائر ہوئی۔

نقل عرضی دعوی مدعی

مولوی حشمت العلی ولد محمد حسین ساکن دہلی حویلی کلو خواص مدعی بنام میر قاسم علی ساکن تراہا بیرم خان دعویدار پانے مبلغ صہ روپیہ بردی گواہان۔ مدعا علیہ

مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے۔ (۱) یہ کہ بتاریخ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو یا قریب اس کے مدعا علیہ نے مدعی کو ایک رقعہ تعدادی مبلغ صہ کا اس اقرار سے لکھدیا تھا کہ اگر مدعی یہ ثابت کردے کہ مولوی ثناء اللہ نے مرزا غلام احمد قادیانی سے مباہلہ کیا ہے یا مولوی ثناء اللہ نے اس مباہلہ کو مدار فیصلہ ٹہرایا ہے۔ تو مین مدعا علیہ مبلغ صہ مدعی کو دونگا۔

(۲) یہ کہ مدعی نے تحریرات طبع شدہ فریقین سے مباہلہ کرنا اور اس کو مدار فیصلہ قرار دینا مرزا غلام احمد قادیانی اور مولوی ثناء اللہ کا ثابت کردیا۔ لیکن مدعا علیہ نے مبلغ صہ حسب وعدہ خود مدعی کو ادا نہین کئے اور بنار مخاصمت ۱۷ رجب ۱۳۲۶ھ کو آخر انکار سے بمقام دہلی پیدا ہوئی۔

(۳) یہ کہ مدعی نے وہ رقعہ ۲۱ رجب ۱۳۲۶ھ کو منشی احمد حسین اپلینویس کو واسطے تحریر کرنے عرضی دعوے کے دیا اور وہ رقعہ بوجہ ہونے بخار کے عرضی نویس مذکور نے کہین رکھ دیا جو اوس کو نہین ملا۔ لہذا شامل دعوی ہذا نہین کیا گیا

(۴) یہ کہ مدعی مستدعی ہے کہ ڈگری مبلغ صہ کی برخلاف مدعا علیہ معہ خرچہ عدالت بحق مدعی صادر فرمائی جاوے۔

عرضی فدوی مولوی حشمت العلی ولد محمد حسین ساکن دہلی۔ مورخہ ۲۳ رجب ۱۳۲۶ھ

اس عرضی دعوی مین آپنے چار باتین بیان کی ہین

ا۔ مولوی کو مدعا علیہ نے یہ معاہدہ تحریری دیا تھا۔ کہ مدعی ثابت کردے۔ کہ :۔

(۱) مولوی ثناء اللہ نے مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہے

(۲) یا ثناء اللہ نے اس مباہلہ (مرزا صاحب) کو مدار فیصلہ ٹہرایا ہے تو مین صہ روپیہ مدعی کو دونگا۔

ب۔ مدعی نے تحریرات طبع شدہ فریقین سے ثابت کردیا کہ

(۳) ثناء اللہ نے مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہے۔

(۴) اور ثناء اللہ نے (مرزا صاحب کے دعوت مباہلہ کو) مدار فیصلہ ٹہرایا ہے۔ آگے دیکھئے کس ذلت کے گڑھے مین مدعی صاحب گرتے ہین۔ ۹ رجب ۱۳۲۶ھ تاریخ پیشی مقدمہ بعدالت خواجہ محمود حسین صاحب رجسٹرار بہادر عدالت خفیفہ قرار پائی جس پر فریقین حاضر ہوئے۔ اور مندرجہ ذیل سوال و جواب پیش آئے۔

عدالت! (مدعا علیہ سے مخاطب ہوکر) یہ مقدمہ باہمی مسلمانوں کا مناسب نہین آپ صہ روپیہ کسی انجمن کو دیدین۔ مولوی صاحب راضی ہوجاوین گے۔

مدعا علیہ! مجھے نہ تو مولوی صاحب کو خوش کرنا ہے نہ کوئی وجہ ہے کہ مین صہ مدعی کی خاطر کسی انجمن کو دیدون۔

عدالت! اچھا آپ مدعی کو خوش نہ کرین نہ مدعی کی خاطر خیرات کرین۔ بطور خود ہی ثواب کے لئے کسی انجمن مین دیدین۔

مدعا علیہ! ایسا ثواب کمانے کے لئے نہ نالش کو ذریعہ بنانا ضروری ہے نہ مدعی کی غرض حاصل ہوسکتی ہے۔ اور نہ یہ ثواب کی صورت ہے۔

عدالت! (فریقین سے مخاطب ہوکر) اچھا تو آپ ثالث مقرر کرلین وہ فیصلہ مقرر کردین گے۔

مدعی! منظور ہے۔

مدعا علیہ! فریقین اپنا اپنا منصف مقرر کرلین جن کا فیصلہ متفقہ قابل تسلیم ہو۔ بصورت اختلاف رائے ثالثان عدالت کسی کو سرپنچ مقرر کردے۔

عدالت! درست ہے۔ جاؤ ثالث نامہ لکھالاؤ۔

مدعی کیلئے دوسری ذلت

عدالت سے باہر آکر لگے بغلین جہانکنے مولوی صاحب۔ کہ اب ثالث نامہ کس سے لکھواؤن۔ خود جانتا تھا نہین۔ عرضی نویس لکھائی مانگیگا۔ بڑی مشکل ہے اس متردد حالت کو ان کی عاجز نے محسوس کرکے کہا کہ مولوی صاحب لائیے مین ثالث نامہ لکھدیتا ہون چنانچہ مین نے ثالث نامہ لکھدیا جس مین حضرت احسن الناظرین سلمہ کو اپنا ثالث اور مدعی نے مولوی محمد بشیر بہوپالی مقیم دہلی کو اپنا ثالث قرار دیا

مدعی کی نحوست یا تیسری ذلت

عدالت نے حکم دیا۔ کہ اس پر ار کا ٹکٹ لگاؤ۔ مولوی صاحب کو پہلے سے بھی زیادہ مشکل پڑی۔ کہ اب ار کہاں سے لاؤن۔ مجبور ہو کر خاکسار سے ہی ملتجی ہوئے۔ کہ ٹکٹ کے واسطے ار دو۔ مینے کہا کہ کیون؟ فرمایا اس لئے کہ تمہارے پر مین نے حسب خواہش تمہاری نالش کی ہے۔ سبحان اللہ۔ کیا حواس باختہ ہوئے۔

خاکسار! مولوی صاحب ابھی کیا ار پر ہی آپ کی نجات ہو جاویگی۔ ہنوز ثالثان کا طلبانہ بھرنی خوراک حسب تجویز عدالت فریقین نے داخل کرنا ہے گھبراتے کیون ہو۔ اس وقت تین چار آدمی آپکے ساتھ ہین۔ پیسہ پیسہ فی آدمی چندہ کر لو۔ باقی کے واسطے اپنے موکل امرتسری کو لکھنا وہ آپ کی دستگیری اس درماندگی مین کریگا۔

مولوی! خرچہ نالش تو تا فیصلہ مقدمہ آپ کو ہی دینا چاہیئے۔ کیونکہ آپ کا وعدہ ہے۔

خاکسار! پہلے آپکو خرچہ نالش کے وصول کرنے کی نالش کرنی واجب تھی۔ جب حسب تکمیل سامی ڈگری ہو کر خرچہ وصول ہو جاتا۔ پھر یہ نالش کر دیتے۔ شرم کرو۔ آخر شرمندہ ہو کر مولوی صاحب نے ار کا ٹکٹ اس پر لگا دیا۔ مگر عدالت نے بوجہ حضرۃ احسن الناظرین کے قادیان مین ہونے کے عذر کیا کہ مقدمہ مین بہت دیر اور طول ہو جاویگا۔ آپ بطور خود ادن کو طلب کر لین۔ راقم نے جوابدیا۔ کہ یہ صعہ کا مقدمہ نہین بلکہ ایک زبردست مقدمہ ہے۔ جسپر کئی صعہ صرف ہو جاینگے اس لئے مین اپنے ثالث کا تمام خرچہ آمد و رفت وغیرہ حسب تجویز عدالت داخل کرتا ہون۔ عدالت طلب کرے۔ وہ ضرور تشریف لاوینگے۔ یہ میرا فرض ہوگا کہ مین انکو تحریک کر کے تاریخ مقررہ پر آنے کے تکلیف دون۔ عدالت نے اس کو ایک امر عظیم جان کر مدعی کو پوچھا۔ کہ آپنے ایسا لغو دعوی کیون کیا؟

مدعی! مدعاعلیہ کے مجبور کرنے سے۔ کیونکہ مدعاعلیہ نے کہا تھا کہ تم پہ ہزار لعنت ہو کہ اگر تم بذریعہ نالش صعہ وصول نہ کرو۔

عدالت! آپ پر تو کوئی لعنت پڑی دکھائی نہین دیتی آپنے مولوی ہو کر یہ بے جا حرکت کیون کی؟

مدعی! مین لعنت سے ڈر کر مجبور رہوا۔ ورنہ مین تو مقدمہ نہ کرتا۔

عدالت! یہ مجبوری تو اب بھی دور ہو سکتی ہے۔ آپ اپنا دعوے چھوڑ دین۔

مدعی۔ جزاک اللہ۔ مین بھی یہی چاہتا ہون اور مدعاعلیہ کو معاف کرتا ہون۔

مدعاعلیہ۔ (مدعی سے مخاطب ہو کر) معافی کی درخواست کس کی طرف سے ہے۔ مین معافی چاہتا ہون یا عدالت پر آپکا دعوے ثابت ہو چکا ہے اور عدالت درخواست کرتی ہے کہ آپ معاف کر دین۔ پھر آپ

اگلا فقرہ ابھی مینے کہا نہین تھا۔ کہ عدالت نے مجھے فرمایا۔ آپ چپ رہین ہم فیصلہ کئے دیتے ہین۔

عدالت! (مدعی سے خطاب کر کے) اچھا تو آپ بھی یہی چاہتے ہین کہ دعوے سے دست بردار ہو جاوین تو بیان لکھا دیجئے۔

مدعی! بہت اچھا۔ مین طیار ہون۔

مندرجہ ذیل بیان مدعی لکھ کر عدالت نے دستخط کرا کر مقدمہ داخل دفتر کرا دیا۔

نقل بیان مدعی بابت اقرار صالح

مین اپنے دعوے سے دست بردار ہوتا ہون مقدمہ خارج کیا جاوے۔ ۲۹ ٦/٦ - دستخط میر حشمت علی عفی عنہ

دستخط عدالت

نقل حکم عدالت

حسب بیان مدعی مقدمہ خارج ہو کر داخل دفتر ہووے۔

۲۹ ٦/٦ - دستخط عدالت

یہ ہین ناظرین اصل واقعات اس مقدمہ کے جسمین مدعی کی ذلت پر ذلت کے علاوہ سگ زرد برادر شغال کی دروغ بیانی ملاحظہ کر کے آپ ان شیاطین الانس کے زخرف القول سنکر حیران ہون گے۔ امرتسری شیطان اپنے پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۳ جولائے ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۵ کالم ۲ مین زیر سرخی " دہلی مین عجیب مقدمہ " مندرجہ ذیل قمطراز ہین۔ بریکٹ ہماری جانب سے ہین۔

" دہلی مین ہمارے دوست (الکفر ملۃ واحدۃ کے باعث حشمت علی کو امرتسری شیطان نے اپنا دوست کیا ہے ورنہ وہ اہلحدیث کو مخالف اسلام و قرآن جانتا ہے۔ دیکھو اس کا رسالہ ہو سمکم المسلمین) مولوی حشمت علی صاحب اور منشی قاسم علی مرزائی کی تکرار ہوئی کہ مرزا صاحب اور مولوی ثناء اللہ کا مباہلہ ہوا تھا۔ آخر ہوتے ہوتے یہان تک بات پہونچی کہ منشی مذکور نے تحریری معاہدہ لکھدیا کہ مولوی ثناء اللہ نے اگر مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہو یا اوس مباہلہ کو مدار فیصلہ قرار دیا ہو تو مین مبلغ صعہ روپیہ مولوی حشمت علی صاحب کو دونگا (اس اقرار کو امرتسری شیطان خوب یاد رکھے کہ اوس کے دوست کے ساتھ یہ معاہدہ ہوا تھا۔ کہ اگر وہ یہ ثابت کر دے کہ ثناء اللہ نے مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کیا ہے یا مرزا صاحب کے مباہلہ کو منظور کر کے مدار فیصلہ قرار دیا ہے۔ تو انعام کا مستحق ہوگا) مولوی صاحب نے دلائل سے اپنا مدعا کو ثابت کیا (ان دلائل کا خلاصہ اوپر لکھدیا ہے۔ مولوی صاحب تو کیا ثابت کر سکتے تھے۔ خود سگ زرد بھی ہم کو اپنا مباہلہ کرنا یا حضرت اقدس کی درخواست مباہلہ کو منظور کر کے مدار فیصلہ قرار دینا ثابت کر دین گے۔ تو ہم مبلغ ما انعام اس کو دین گے۔ چاہے تو اپنے برادر شغال کو بھی ساتھ ملا لے اور اوس کے دلائل مثبت مدعا بھی نقل کر کے پبلک کو دکھا دے مگر یاد رکھے کہ وہ اور اس کا کوئی دوست اس سے عہدہ برآ نہین ہو سکیگا کیونکہ ع

یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہین

مگر فریق مخالف نے تسلیم نہ کیا آخر نوبت عدالت تک پہونچی (عدالت تک نوبت کس نے پہونچائی۔ ذرا اس کو بھی اپنے دوست سے پوچھ کر بیان کرو) منصف صاحب نے جو ایک گریجوایٹ مسلمان ہین۔ اس تکا بوٹی کو اسلامی قوم کیلئے فضیحتہ جانکر فریقین کو صلح کے لئے سمجھایا۔ منشی صاحب سے کہا کہ آپ مبلغ صعہ کسی اسلامی انجمن مین دیدین دونون کو ثواب ہوگا اونہون نے نہ مانا۔ پھر کہا کہ دونون صاحب کسی کو ثالث مان لو۔ اسپر مولوی صاحب نے جناب مولوی محمد بشیر صاحب مرحوم کو ثالث مانا جو دہلی مین مقیم تھے۔ مگر مرزائی فریق نے مولوی محمد احسن صاحب مرزائی مقیم قادیان کو اپنا ثالث بنایا۔ عدالت نے کہا اتنی دور سے ثالث کا آنا مشکل ہے اور بلانا عدالت کے اختیار سے باہر ہے مرزائی فریق چونکہ اس پر مصر رہا۔ آخر کار یہ بات بھی قرار نہ پائی تو عدالت نے مولوی صاحب کو سمجھایا کہ آپ لوگ مصلحان قوم مین آپ ہی معاف فرما دین (لعنۃ اللہ علے الکاذبین ناظرین سب کہو آمین) مولوی صاحب نے بڑی فراخدلی سے معافی نامہ لکھدیا اور مقدمہ داخل دفتر ہوا۔" (نتیجہ یہ مولوی صاحب کی نہائیت سخت ذلت ہوئی۔ کہ منہہ دکھانے کے قابل بھی نہ رہے کیونکہ فریق مخالف سے خرچہ لیکر نالش کی تھی۔ اور یہ اقرار کیا تھا کہ بذریعہ عدالت صعہ وصول کرونگا عدالت کی آنکھین دیکھ کر ایسے دُم دبا کر بھاگے کہ دعوی سے ہی دست بردار ہو گئے اگر ایسا ہی فراخدلی کا ثبوت دینا

تھا۔ تو جھک مار کر نالش ہی کیون کی تھی جبکہ اوس کو اپنے دعوے کا حال پورا معلوم تھا) دیکھئے اس مین امرتسری شیطان نے یا اوس کے دوست حشمت علی نے جھوٹ کی نجاست پر موہنہ مار کر کس قدر اپنی گندہ غدری کا ثبوت دیا ہے۔ کُجا تو یہ بیان عدالت مین بہ اقرار صالح دیا جاتا ہے کہ مین اپنے دعوے سے دست بردار ہوتا ہون مقدمہ خارج کیا جاوے۔ اور کہان یہ نجاست خوری کہ بڑی فراخ دلی سے معافی نامہ لکھدیا۔ نادان فاضل نے یہ بھی نہین سوچا کہ مین جو یہ اقرار کرتا ہون۔ کہ معافی نامہ لکھدیا۔ اگر کسی نے کہدیا کہ اے شیطان یہ تیرا یا تیرے ہمزاد کا سُرخ جھوٹ ہے ورنہ وہ معافی دکھا جو لکھدیا تھا تو کیا بتاؤنگا خیر کوئی پوچھے یا نہ پوچھے۔ مگر ہم اس بدنصیب اہل خبیث امرتسری سے پوچھتے ہین۔ کہ اگر وہ اپنا اہل حدیث ہونا ثابت کر سکتا ہے تو اس وقت ثابت کر کے دکھلاوے اور اس کا ثبوت سوائے اس کے اور کوئی نہین کہ وہ اس معافی کو جسکی نسبت معافی نامہ لکھہ کر خود ہی اوس کے تحریر شدہ ہونے کا قائل ہے۔ اور پھر اوس کو لکھدیا ہی تاکیداً لکھدیا ہے۔ اپنے پرچہ اہلحدیث مین نقل کر کے شائع کرے تو ہم اوس کو مبلغ دو سو روپیہ انعام دینگے اور کوئی شرط سوائے اس کے نہین۔ کہ وہ صرف معافی نامہ کی نقل شائع کردے۔ اگر وہ چاہے۔ تو اشاعت سے اول ہم انعامی رقم بنک مین جمع کر دیتے ہین اور بعد اشاعت نقل معافی نامہ وہ اوس رقم کو خود وصول کرے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے اور ہرگز نہ کر سکیگا۔ تو اپنے لئے یا اپنے دوست کے لئے وہ خود انصافاً کوئی سزا تجویز کر کے ہم کو اطلاع دے۔ سوا اس کے اگر وہ حوصلہ رکھتا ہے تو خود اس دعوے کو کرے جا اوس کے دوست کیا تھا جسکو بقلم جلی نقل عبارت اہلحدیث مورخہ ۱۲ جولائے مندرجہ بالا مین تم نے لکھدیا ہے۔ یعنے اپنا مباہلہ کرنا یا حضرت اقدس علیہ السلام کے دعوت مباہلہ کو منظور کر کے مدار فیصلہ ٹھہرانا اور اوس کو تحریرات طبع شدہ فریقین سے ثابت کردے تو بھی ہم اوس کو مبلغ دو سو روپیہ انعام دینگے اور اوس کو صادق مان لین گے ورنہ یاد رکھے کہ بصورت ناکامیابی علاوہ ذلت و رسوائی کے تمام مخلوق کی لعنتون کا مصداق ہوگا۔ ؎

نازل ہو دروغگویون پہ لعنت خدا کی ہر
باور نہ ہو وہی جسکو وہ قرآن دیکھلے

راقم اثم عاجز قاسم علی احمدی ترا ہیرم خان دہلی۔

انتخاب الاخبار

ایرانی پارلیمنٹ۔ طہران کی خبرون مین بیان ہے کہ ایک اینٹی کانسٹیٹیوشنل جلسہ کے خلاف روس اور برطانیہ عظمی کے سفیرون نے آئینی حکومت کے لئے پھر درخواست کی ہے۔ شاہ نے بمخالفین آئینی حکومت کی درخواست قبول کرتے وقت بیان کیا کہ بہت سے نیک مسلمان پارلیمنٹ پر اعتقاد رکھتے ہین۔ لیکن اونہون نے وعدہ کیا ہے کہ یہ عرضی وزیر اعظم کے پاس بھیجی جاویگی۔

مچھلیون کی بارش۔ گزشتہ ہفتہ کو مدراس کلب کے احاطہ مین ایک عجیب و غریب کیفیت دیکھنے مین آئی ایک دن پانی زور سے برسا تو معلوم ہوا کہ زمین پر چھوٹی چھوٹی مچھلیون کا گویا فرش بچھا ہوا ہے اور یہ سب مچھلیان چارون طرف دوڑتی پھرتی تھین۔ کوّے اون کے کھانے اور قلی لوگ اون کے پکڑنے کے لئے زیادہ مصروف رہے اور افسوس ہے کہ شناخت کے لئے اون کا کوئی نمونہ باقی نہین رہگیا۔ بھید کچھہ نہ کھلا کہ یہ مچھلیان کہان سے آئین عجب نہین کہ یہ آب باران کے ساتھہ گری ہون۔ لیکن اس صورت مین دشوار معلوم ہوتا ہے کہ وہ کیونکر زندہ رہین۔ یہ بھی ممکن نہین ہے کہ کسی ندی یا تالاب کی طغیانی سے نکل پڑی ہون لیکن کلب کے قریب کوئی دریا نہین ہے اور ایک تالاب جو یہان پایا جاتا ہے اوس کا پانی باہر نہین نکلا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کیچڑ کی مچھلیان ہون گی اگر ایسا ہے تو مدراس مین پہلے پہل دکھائی دی ہین غالباً بنگال ایسے واقعات اکثر پیش آیا کرتے ہین لیکن برسات مین ہر ندی نالہ تالاب اور بڑے بڑے دریاون اور اون کی معاون شاخون مین کثرت سے مچھلیان پھری رہتی ہین۔

مکہ معظمہ۔ مسافران حجاز خوش قسمت ہین کہ وہان اس بات کا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ چند سال سے اونٹون کا جس قدر کرایہ رہتا آیا تھا اوس مین ایک ثلث کی تخفیف ہوگئی ہے۔ مکہ معظمہ سے جو پرائیویٹ خطوط آئے اون سے معلوم ہوا کہ فی الحال وہان کھانے پینے کی چیزون کا نرخ بہت ارزان ہوگیا ہے حتے کہ ہندوستان سے زیادہ ارزان ہے۔ تمام اطراف سے عید کے بعد بے شمار حاجی روانہ ہونگے پہلے جو لوگ حج کرنے جاتے تھے وہ بڑی مصیبت مین مبتلا ہوتے تھے۔ اب کی مرتبہ پہلے پہل یہ خوشخبریان سننے مین آئی ہین۔

عدن سے خبر آئی ہے کہ مُلّا نے میجرتین کے گروہ پر حملہ کیا ہے۔ تین آدمی قتل ہوئے اور چودہ ہزار اونٹ گرفتار کرلئے ہین بہت سامان جنگی بھی ہاتھہ آیا ہے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور نے صاحب اکونٹنٹ جنرل بہادر پنجاب کی خدمت مین گذارش کی تھی کہ ابتدا ر قیام انجمن سے سنہ رواں تک انجمن کے حساب کتاب کی جانچ کے لئے کسی قابل محاسب کو اوسط درجہ کی اُجرت پر مقرر فرمادیا جاوے صاحب موصوف نے ایک چارٹرڈ اکونٹنٹ کو انجمن کے حساب کی پڑتال کے لئے مقرر کردیا ہے چنانچہ آجکل انجمن کے حساب کتاب کی جانچ ہو رہی ہے انجمن مذکور نے اپنا سرمایہ ایک بنک مین رکھہ کر روزانہ لین دین کا باقاعدہ حساب کتاب رکھنے کا طریقہ جاری کر دیا ہے۔

لارڈ لینڈڈون کے پسر دوم لارڈ چارلس فٹز مارس کی شادی ماہ جنوری مین لارڈ منٹو وائسرائے کشورِ ہند کی دختر خورد لیڈی ویولٹ ایلیٹ سے کلکتہ مین ہوگی۔ یہ شادی کئی وجوہات سے بے نظیر ہوگی۔ ملک معظم قیصر ہند کی خواہش کے مطابق ہندوستان مین اس شادی کے موقعہ پر بڑی دہوم دہام کی جائے گی۔ دربار دہلی کی بہت سی باتون کا اعادہ اس موقع پر ہوگا۔ لارڈ و لیڈی منٹو فیاضانہ طور سے اپنے مہمانون کی خاطر و تواضع کرین گے۔ تمام والیان ریاست اور دیسی فرمانروا اور اعلےٰ حکام اور گورہ و دیسی فوج کے افسر مدعو کئے جائینگے حضور وائسرائے کی کونسل کے تمام ممبر معہ اپنی لیڈیون کے موجود ہون گے۔ لارڈ لینڈڈون سابق وائسرائے ہند معہ لیڈی لینسڈون کے اپنے لڑکے کی شادی مین اپنے احباب ڈیوک اور ڈچز آف ڈیونشائر۔ لارڈ و لیڈی کری۔ لارڈ اور لیڈی واٹرفورڈ کے شریک ہونے کے لئے انگلستان سے ہندوستان آوین گے۔

ہز میجسٹی امیر صاحب کابل کو بھی جلسۂ شادی مین شریک ہونے کے لئے مدعو کیا گیا ہے۔ اغلب ہے کہ امیر صاحب کابل بھی دس بارہ روز کے لئے جریدہ طور پر مختصر خدم و حشم کے ساتھہ تشریف لاکر جلسۂ شادی مین شامل ہو کر شادی کی رونق کو دوبالا کردین۔ مگر ابھی تک اس بارہ مین یقین کے ساتھہ کچھہ نہین کہا جاسکتا۔

گھوڑون مین بخار۔ شمالی ہند کے اکثر فوجی اصطبلون مین گھوڑون کے اندر بخار کی وبا نمودار ہوگئی ہے۔ متھرا۔ دہلی۔ اور میرٹھ کی چھاؤنیون کے گھوڑے کثرت سے اس مرض مین مبتلا ہوتے ہین

رپورٹ جلسہ انجمن احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چھاونی انبالہ مورخہ یکم نومبر ۱۹۰۸ء

درد تھا اک دلِ بیمار کا غمخوار قدیم
اب یہ حالت ہے کہ وہ بھی نہیں پاس آتا ہو

ایک زمانہ تھا کہ یہ انبالہ کسی درخشندہ گوہر کی موجودگی سے احمدی برادران کے لئے ایک خوش نما گلزار نظر آتا تھا۔ اوس کے مبارک وجود کی برکتیں ہماری ہر حالت زندگی میں شریک حال تھیں اوس کی محبت آمیز گفتگو اور تسلی بخش کلام سے ہمارے سالوں اور مہینوں کے رنج دور ہو جایا کرتے تھے۔ اب وہ پیارا اور فرشتہ خصلت انسان ہم کو یہاں تنہا چھوڑ کر اپنے امام کے دردولت پر خدمت دین کے واسطے جا پہونچا۔ میری مراد اس وقت چودھری رستم علی صاحب سے ہے۔ جن کی عنایات کو انبالہ کے احمدی برادران ایک عرصہ تک یاد رکھیں گے۔ ہمیں اون کی جدائی کا صدمہ اور قلق ضرور ہے مگر اوس کے ساتھ ہی یہ امر بھی ہمارے لئے موجب فرحت اور انبساط ہے کہ احمدی جماعت انبالہ کو اب آپ نے خلیفۃ المسیح علیہ السلام تک عرض معروض کیلئے ایک ریپریزنٹیٹو مل گیا۔ خدائے کریم سے یہ ہماری عاجزانہ دعا ہے۔ کہ وہ اون کو خدمت دین کی اس سے بھی زیادہ توفیق دے اور ہم کو بھی ہمت عطا کرے۔ آمین ثم آمین۔

ان کے جانے کے بعد یکم ماہ حال کو انجمن ہذا کا جلسہ منعقد ہوا۔ اور شیخ محمد یوسف صاحب جملہ برادران کی پسندیدگی سے چودھری صاحب کی جگہ پر پریزیڈنٹ مقرر ہوئے۔ سچ تو یہ ہے کہ جملہ برادران کی درخواست پر شیخ صاحب موصوف نے اس بوجھ کو اوٹھانا منظور کیا۔ اللہ کریم از خود موجودہ ہمت و مستعدی سے بھی سوا خدمت دین کا جوش اور سوز عطا کرے اور بقایا چندہ عمارت اشاعت الاسلام کی ادائیگی کیواسطے زور دیا گیا ہے دوسرے جلسہ کی تاریخ ۱۵ ماہ حال کو مقرر کی گئی جسکی رپورٹ انعقاد جلسہ کے بعد ارسال ہوگی۔

فضل احمد۔ سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ چھاونی

جواب خطوط

غلام حیدر صاحب گجوچک۔ اچھا سرست آپ سے ہی قیمت منظور رہی۔ پچھلے پرچے ارسال ہو چکے لیکن سال جدید کی وصولی قیمت پنیگی کیواسطے ۱۰۔ دسمبر کا پرچہ وی پی ہوگا۔

محمد لبقاء اللہ صاحب۔ روز جمعہ انشاء اللہ حضرت امیر المومنین کی خدمت میں عرض کرکے جنازہ پڑھا دیگا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے (اشتہار اجرتاً طبع ہوتا ہے۔ مبلغ عہ روپیہ ارسال فرمادیں)

نذیر محمد صاحب خریدار نمبر ۱۱۸۳۔ آپکی پچھلی قیمت رعایتی وصول ہے آیندہ کے واسطے آپکو اگلے ماہ میں وی پی کیا جائیگا یا نومبر میں قیمت مبلغ للعہ ارسال فرمادیں۔

نور محمد صاحب چکوال۔ آپکے نام اخبار یہاں سے برابر روانہ کیا جاتا ہے اگر آپکو نہیں ملتا۔ تو ڈاک خانہ سے دریافت کریں۔

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

دسوندی۔ قادر آباد سیالکوٹ
غلام مرتضیٰ " " "
عمر دراز خان صاحب سٹروعہ
گڑھ شنکر۔ ہوشیار پور
محمد نواب خان صاحب مدرس
سکھانہ۔ ضلع لودیانہ
رحمت خان ہیڈ کنسٹبل ہریم پور
ہوشیار پور
بست۔ جیدکے (گجرانوالہ)
دادو " " "
نور محمد " " "
حیات محمد " " "
غلام محمد صاحب مدرس کنگھیانہ
عبد الرحمٰن صاحب لالہ موسیٰ
مسمات عائشہ اہلیہ محمد دین
مقام گجو چک
عبدل۔ سورج گڈھ۔ محلہ
جلال الدین صاحب چک بلوار
ضلع لودیانہ
سرفراز خان صاحب " "
غلام احمد صاحب چک ۱۴۴
حیدر آباد سندھ
منشی محمد ابراہیم صاحب
یادگیر بیڑی
محمد اسمٰعیل صاحب چرچید
ضلع محبوب نگر نظام
اہلیہ عبد الرحمٰن نوشہرہ
مہر خان صاحب ماتیجنا تحصیل
فتح جنگ
محمد حسن صاحب ٹھواری
بجھر۔ ضلع شاہ پورہ

فتح محمد صاحب والو
غلام محی الدین خانکے ۲۰۷ لائلپور
غلام نبی " " "
سلطان احمد " " "
فضلا " " "
محمد حسین " " "
غلام حیدر " " "
خدایار " " "
کالو " " "
سموں مصلی " " "
سموں بافندہ " " "
مریم اول " " "
مریم ثانی " " "
حاکم بی بی
فتح الدین ٹھیکیدار موضع ملا
سید عتیق اللہ ولد سید
خصلت شاہ مرحوم فرخ آباد
امام الدین صاحب شادیوال گجرات
احمد الدین سلطان پور
عیدا " "
غلام حیدر " "
محمد بخش " "
جیوا " "
قادر بخش " "
نور محمد " "
محمد اسحٰق " "
عائشہ " "
محمد جان معہ اہلیہ " "
مسمات عزیز بی بی " "
مسمات ماموں " "
مسمات جنتے " "

رسید زر

محمد عبد اللہ صاحب ۱۵۴۱ ع
محمد حیات صاحب ۹۲۳ ع
محمد بخش صاحب ۲۰۴۸ ع
رحمت ۵۱۴ ع
غلام احمد صاحب ۲۳۲ ع
فیاض الدین صاحب ۱۲۹ ع
خدا بخش صاحب ۹۱۲ للعہ
امیر الدین صاحب ۱۶۶۴ ع ۱۰/
رحیم بخش صاحب ۵۵ عہ/
جیو خان صاحب ۵۰۰ ے
فضل کریم صاحب ۱۴۸۰ ع
اقبال علی صاحب ۱۴۸۳ ع
غلام محی الدین صاحب ۱۶۷۶ ع
فیض محمد صاحب ۱۱۹۲ ع
محمد اسمٰعیل صاحب ۱۸۳۴ ع ۸/

میاں محمد دین صاحب ۱۲۵۰ ع
طفیل احمد صاحب ۱۰۹ ع
بابو احمد بخش صاحب ۱۷۴ ع
احمد علی صاحب ۱۹۲۷ ع
میاں فتح محمد صاحب ۲۰۷۴ ع
محمد بیگ صاحب ۱۵۸۸ ع
جیون علی صاحب ۱۶۴۷ ۱۰/
محمد شفیع صاحب ۱۳۰۰ ع ۱۲/
رمضان علی صاحب ۱۱۲۷ سے
عبد العزیز صاحب ۱۰۷۹ للعہ
حیدر شاہ صاحب ۵۴۰ للعہ
نور حسن صاحب ۱۸۰۰ عہ/
صاحبدین صاحب ۷۱۵ عہ/
محمد حسن صاحب ۱۸۱۶ عہ/
مولا بخش صاحب ۱۷۰۸ ع

اصلی ہیرا اور میک کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ۔ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح کے شاہی نسخوں کے مطابق تیار ہوا ہے قسم اول ہیرا فی تولہ عنہ۔ قسم ثانی نے سرمہ قسم اول ع ۸/ اور دوم عہ سوم عہ اور ہر قسم کی لنگی اور کلاہ بھی موجود ہے۔ المشتہر۔ احمد نور کابلی۔ مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور

براہین احمدیہ

براہین احمدیہ کی رعایتی قیمت کی فروخت کی میعاد ختم ہوگئی ہے اب براہین احمدیہ اصلی قیمت پر فروخت ہوگی۔ مجلد صمہ ۱۲/ بے جلد صمہ لیکن خریداران بدر کیواسطے ایک روپیہ کی رعایت ہوگی۔ یعنے اون کو براہین احمدیہ مجلد چار روپے (للعہ ۱۲/) اور بے جلد صرف چار روپے میں دی جاوے گی۔
مینیجر بدر۔